

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 13 جون 2012ء بمطابق 22 رجب  
1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجے پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا O إِنَّ يَشَاءُ يَذْهَبَكُمْ أَيْهَا النَّاسُ وَيَأْتِ  
بِآخَرِينَ O كَانَ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيرًا O مَنْ كَانَ يَرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا O يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُونُوا قَوْمِينَ بِالْأَيْمَانِ شُهُودًا لِلَّهِ  
وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا  
الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَّوْا أَوْ تُعْرِضُوا فإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا -

(ترجمہ): اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ کار ساز کافی ہے۔ اگر چاہے تو اسے  
لوگوں کو تمہیں لے جائے اور اوروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے۔ جس جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہے تو  
اللہ کے ہاں دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو  
اللہ کی طرف گواہی دو اگرچہ اپنی جانوں پر ہو یا اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں پر اگر کوئی مالدار ہے یا فقیر ہے  
تو اللہ ان کا تم سے زیادہ خیر خواہ ہے سو تم انصاف کرنے میں دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو اور اگر تم کج بیانی  
کرو گے یا پہلو تہی کرو گے تو بلاشبہ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ وَاخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب، پہ زہرہ د خہ را او وریدل؟

نامور گلوکار مہدی حسن کو خراج عقیدت

وزیر اطلاعات: اول خو جی دلته چہی دا تاسو رادنہ شوی نو بخبننه غوارم یو وئیل چہی اصلی سپیکر راغلو (تہنہ) ما وئیل دا باقی بہ گنی نقلی وو نو، داسی دہ نن زمونہ مہدی حسن چہی پہ حق رسیدلے دے او د اردو پہ لحاظ د تہولی دنیا د دہی صدی یو ډیر لوئے گلوکار، فن کار، خہ خو ہسی ہم او بیا زما د Portfolio دا تقاضہ دہ چہی زہ ہغہ تہ خراج تحسین پیش کرم او ہغہ خلق چہی ہغوی تہول عمر خوشحالی خوری کپری دی، دا خلق مری نہ، ہغہ تہول عمر ژوندی وی، د ہر چا خپل خپل نظری او دا د خدائے تقسیم وی، پیدا شوے پہ راجہستان کنبی وو او د پاکستان د پارہ چہی د ہغہ کوم خدمات دی، د فن د پارہ چہی د ہغہ کوم خدمات دی، بیا د ہغہ پہ مختلف شکلونو کنبی د محفلونو او د خلقو د خوشحالیو چہی د ہغہ کوم خدمات دی، زہ مہدی حسن تہ د خپلی اسمبلی د طرف نہ، ستاسو د تہولو ملگرو پہ وساطت چہی ہغہ ډیر لوئے خدمات کپری دی د فن پہ دنیا کنبی او دا خدمات بہ د ہغوی ہیری نہ، نن لتا منگیشکر ژرل او ہغی وئیل چہی زما ډیر لوئے ارمان وو چہی زہ د مہدی حسن سرہ یوہ سندره او وایم نو کوم خلق چہی ربنیتیا پہ فن پوہیری نو ہغہ د فنکارانو پہ عزت او پہ احترام بانڈی پوہیری، ہغہ د دہی ایشیا د غزل بادشاہ وو او چہی خومرہ غزلگو دی نو ہغہ د ہغہ نہ متاثرہ دی او تاسو تہولو تہ بہ یاد وی چہی د ہغہ یو غزل چہی ډیر مشہور وو:

؎ گلوں میں رنگ بھرے بادنوبہار چلے چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

(تالیاں)

دا چہی د کومو خلقو پہ مرگ بانڈی ہم د ہغوی الفاظ چہی سرے یادوی او زہ تہ ئے خوشحالی محسوس پیری۔ دا زہ ارادتاً وئیل غوارم چہی د دوی د زہ تہ ہم دا خبری کوزی شی کہ د چا لکہ اوس دا قلب حسن وائی چہ پہ خور آواز ئے او وایہ، یو ورخ بہ راشی چہی دا قلب حسن بہ ہم سندرہی شروع کپی۔ (تہنہ)

لہذا زہ جناب سپیکر صاحب! د دے ایوان د طرف نہ ہغہ غزل گو شہنشاہ چہی د فلمی دنیا سندرے ئے ہم وئیلی دی، ہسے غزلے ئے ہم وئیلی دی خود انسان پہ حیثیت ہغہ ڀیر لوئے انسان وو، ہغہ چہی خومرہ خدمات کری دی، دومرہ عاجزی پہ یو فنکار کنبے مونر نہ دہ لیدلے، چا تہ چہی خدائے پیسہ ور کری نو د غرور او تکبر یا چہی د ہغہ یو نوم اوشی نو غرور او تکبر او مہدی حسن چہی چرتہ تلے دے، د خپل قوم نمائندگی ئے کری دہ، د خپل وطن نمائندگی ئے کری دہ، د یو سفیر پہ حیثیت د شرافت یو مجسمہ وہ، لہذا زمونرہ د خدائے نہ طمع او توقع دہ چہی د خدمات تو پہ بنیاد بانڈی بہ ہغہ بخینلے کیری او زہ ہغہ تہ خراج تحسین ہم پیش کوم او د ہغہ خپل یو خاص مشہور غزل وو چہی:

زندگی میں تو سبھی پیار کیا کرتے ہیں میں تو مر کر بھی میری جان تجھے چاہوں گا  
 لہذا مہدی حسن ہغہ حیثیت دومرہ لری چہی زمونر نہ جدا شو خود ہغہ بچی شتہ، حکومت پاکستان لہ ہم پکار دی او مونرہ لہ ہم پکار دی چہی د داسی فنکارانو د خدمات تو پہ بنیاد د ہغوی خاندان سرہ کمک و کرو او دغہ خلق چہی ہغوی خدمات کوی چہی د ہغوی سلسلہ جاری وی۔ ڀیرہ مننہ، ڀیرہ شکر یہ والسلام۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔

سیر قلب حسن: دعا موونکرہ؟

وزیر اطلاعات: دعا خو ما وکرہ، دا چہی ما وئیل خدائے د او بخینی، زمونر پبنتانہ چہی لاس اوچت کری ورتہ دعا وائی۔ دعا وکری جی، یا اللہ د دے ٲولو مومنانو د زرہ نہ چہی کوم د صدق آواز خیژی او کہ خہ خطا ترے شوے وی، انسان کنبے وی ہم خطا، یا خدایا تہ ورتہ خطا معاف کری او تہ ورلہ اووہ وارہ جنتہ ور کری۔  
 وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، آپ کے ساتھ اس ایوان میں بھی بڑے چھے فنکار بیٹھے ہیں لیکن لیاقت شباب صاحب ابھی خفا ہونگے، میں نام نہیں لوں گا۔ آپ نے Performance نہیں دیکھی، آپ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! جس فنکار کا آپ نے نام لیا، چھپے انداز میں وہ مہدی حسن سے زیادہ  
مہر فوج سے متاثر ہے۔ (تہنقہ)

جناب سپیکر: نہیں ایک اور بھی ہے لیکن وہ اور معزز ہے تو اس کا نام میں نہیں لوں گا۔

جناب لیاقت علی شاہ (وزیر آرکائیو و محاصل): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر آرکائیو و محاصل: میاں صاحب چچی کوم پہ بنہ الفاظو کبني یو نامورے زمونبرہ د  
برصغیر چچی کوم فنکار وو، مہدی حسن، اللہ پاک د اوبخبنی، چچی خومرہ بنہ  
الفاظو سرہ ہغہ د ہغوی خدماتو تہ خراج تحسین پیش کرو، دیکبني ہیخ شک  
نشته چچی ہغہ پہ خلقو کبني خوشحالی تقسیم کړې دی نو ہغہ چچی کلہ زمونبرہ پہ  
ملک باندي سختہ راغلي ده نو زمونبرہ د ملک د پارہ، زمونبرہ د فوج د پارہ ہم  
ہغہ خپل ہغہ یو کردار ادا کرے دے چچی لائق تحسین دے او مونبرہ ورتہ خراج  
تحسین ہم پیش کوؤ د ہغہ نوم تہ، ترخو پورې چچی ادب ژوندے وی پہ دې دنیا  
کبني نو د ہغہ نوم بہ ان شاء اللہ ژوندے وی او مونبرہ پہ دې افسوس کوؤ چچی دہ  
سرہ یو باب ختم شو پہ پاکستان کبني او پہ برصغیر کبني نو د ہغی مونبرہ تہ یو  
Shock دے۔ خدائے پاک د د ہغوی ورثاء تہ ہم صبر جمیل عطا کړی خو زہ  
صرف دا خبرہ کوم چچی تاسو اشارتاً کنایتاً چچی کومہ خبرہ، مونبرہ وایو چچی د  
کلچر خو زمونبرہ دلته پہ خیبر پختونخوا کبني زمونبرہ د گورنمنٹ د طرف نہ ہم  
چچی کوم دغہ دے، ہغہ زمونبرہ قابل احترام میاں افتخار حسین دے خو لکہ مونبرہ  
ورسرہ پیروکار یو جی، ادب سرہ زمونبرہ مینہ شتہ او ادب سرہ تعلق ہم شتہ او  
زمونبرہ د پښتو ادب ہم شتہ، د علاقائی ادب او کلچر ہم شتہ نو پہ دې باندي  
مونبرہ فخر کوؤ چچی خپل ادب سرہ لږ ډیر ترون مو شتہ او زمونبرہ چچی دلته کبني  
نور معزز او خاص کر مفتی صاحب تہ ہم زہ دعا کوم چچی ہغوی د ہم خدائے پہ  
ادبی دائرہ کبني مونبرہ سرہ دننہ کړی۔ (تہنقہ) نو زہ یو خلی بیا مہدی حسن تہ  
خراج تحسین پیش کوم او د ہغوی چچی خومرہ ورثاء دی، د ہغوی سرہ د  
ہمدردی اظہار کوؤ جی۔ تہینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، لیکن خاصکر ایک موقع پر، کہیں پر ایک مظاہرہ ہوا تھا، میں وہ نہیں بھول سکوں گا۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: احمد خان بہادر صاحب 2012-06-13 تا اختتام اجلاس؛ حافظ اختر علی صاحب 2012-06-13 کیلئے؛ خلیفہ عبدالقیوم صاحب 2012-06-13 تا 2012-06-14 تک کیلئے؛ سردار شمعون یار خان آج کیلئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

## سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2012-13 پر عام بحث

جناب سپیکر: یہ مفتی عبدالقیوم صاحب تو ہمیں سستی بجلی دلارہے تھے، وہ کہاں گئے؟ جناب زیادہ اکرم خان درانی صاحب، Lapsed۔ ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَلزَّحْمٰنِ اَلزَّحِيْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو میں اپنے محترم وزیر خزانہ صاحب، محمد ہمایون خان کو اپنے صوبے کا اپنی حکومت کا پانچواں اور بظاہر آخری بجٹ اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ (تالیاں) دراصل یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کیلئے بہتر سے بہتر بجٹ پیش کریں اور اس کیلئے حکومت اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتی ہے، اس لیے ہر حکومت جو بجٹ پیش کرتی ہے اسے بہترین بجٹ قرار دیتی ہے اور عوام کی توقعات چونکہ حکومتی اقدامات سے کہیں زیادہ بلند ہوتی ہیں تو جتنی بھی سہولیات حکومت مینسر کرے تو عوام کی نظر میں وہ کم سے کم محسوس ہوتی ہیں۔ بہر حال ٹیکس کی چھوٹ کے علاوہ عوام الناس کا بجٹ کے عوامل میں جس چیز کے ساتھ زیادہ تعلق ہے، وہ روزگار کا مسئلہ ہوتا ہے اور باروزگار لوگوں کیلئے تنخواہوں میں اضافے کے ساتھ عوام الناس کی زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ موجودہ بجٹ میں حکومت نے باچا خان خیل روزگار سکیم، روایتی ہنر مند روزگار سکیم اور پختو تنخواہ ہنر مند روزگار سکیم کو جاری رکھتے ہوئے اپنے ملازمین کو ایڈہاک ریلیف دینے کیلئے تقریباً 15 ارب روپے کی خطیر رقم رکھی ہے اور اس کے علاوہ حکومت نے عوام کو ریلیف دینے کیلئے گندم کی سبسڈی کی مد میں ڈھائی ارب روپے رکھے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ منگائی کے بوجھ تلے دبے ہوئے عوام کیلئے اور عوام کی توقعات اس سے کہیں زیادہ ہوتی ہیں، ملازمین زیادہ تنخواہوں کے اضافے کی توقع رکھتے ہیں۔ اسی طرح عوام کا سب سے اہم مسئلہ جو بنیادی مسئلہ ہے، وہ پینے کے صاف پانی کا ہے اور یہ ایک جائز انسانی مطالبہ

ہے "و جعلنا من الماء كل شئ حیی"۔ چونکہ زندگی کا دار و مدار پانی پر، اور حکومت نے عوام کو اس سلسلے میں ریلیف مہیا کرنے کیلئے 3 ارب 19 کروڑ روپے 17 منصوبوں کیلئے رکھے ہیں جس میں سے چار نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 32 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح صوبے بھر کے بوسیدہ پائپوں کو تبدیل کرنے کیلئے اس میں 41 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے اس سال 13 کروڑ روپے اسی مد میں خرچ ہونگے۔ ہم عوامی نمائندوں کی حیثیت سے اس سے بھی زیادہ توقع کر رہے تھے لیکن ظاہر ہے کہ حکومت کی اپنی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اس سال بھی اس سلسلے میں حکومت نے کوشش کی ہے کہ جیسے پچھلے سالوں میں ایک ایک واٹر سپلائی سکیم سارے نمائندوں کو دی تھی، اس سال بھی اتنی ہی بلکہ اس سے زیادہ رقم دی گئی ہے لیکن بہر حال طلب کرنا ہماری مجبوری ہے کہ ہم اس سے بھی زیادہ طلب کریں۔ اسی طرح عوام کا ایک اور سلگتا مسئلہ، بلکہ میں کہوں گا کہ ڈھرتا ہوا مسئلہ وہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ ہے۔ ہمارے صوبے کے عوام بالخصوص بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے عذاب میں مبتلا ہیں، اگرچہ بجلی کا یہ بحران صوبائی حکومت کا پیدا کردہ نہیں ہے اور اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے ہائیڈرو پاور جنریشن کی مد میں پانچ نئے منصوبوں کیلئے جس سے تقریباً دو سو میگا واٹ بجلی حاصل ہوگی، اس کیلئے خطیر رقم بھی رکھی ہے لیکن اس کے ثمرات سمیٹنے کیلئے کچھ وقت درکار ہے۔ اس وقت ہمارے صوبے کے عوام کی پرزور اپیل یہ ہے کہ حکومت ہمارے صوبے کو زیادہ بجلی پیدا کرنے والے صوبے کی حیثیت سے اس ناطے کی لوڈ شیڈنگ سے مستثنیٰ قرار دے (تالیاں) اور اگر ہماری صوبائی حکومت اس میں کامیاب ہو جاتی ہے اور یہ استثنیٰ اپنے صوبے کیلئے حاصل کر لیتی ہے تو یقیناً جانے کہ اس کے حصے میں جو کریڈٹ آئے گا، وہ ساتویں این ایف سی ایوارڈ اور اٹھارہویں ترمیم سے زیادہ کریڈٹ ہوگا۔ اسی طرح عوام کا ایک اور Burning issue وہ ان کے چولھے کے جلنے کا مسئلہ ہے۔ الحمد للہ سپیکر صاحب، اس وقت ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا پاکستان بھر میں آئل پیدا کرنے والے صوبوں میں ایک نمبر پر ہے۔ سب سے زیادہ تیل ہمارا صوبہ پیدا کر رہا ہے اور اسی طرح گیس کی مد میں 372 MMCF per day ہمارے صوبے کی گیس کی پیداوار ہے جو ہماری اپنی ضرورت سے تین گنا سے بھی زیادہ ہے اور یہ باقی گیس ہم پورے پاکستان کو دے رہے ہیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 158 کے تحت کہ اس گیس پہ ہمارا حق مقدم ہے، اسی صوبائی اسمبلی کی متفقہ پاس کردہ قرارداد کے باوجود کہ سب سے پہلے ہم نے اس کو استعمال کرنا ہے، پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق کہ سب سے پہلے ہم نے اپنی گیس کو استعمال کرنا ہے لیکن

آج تک ہمارا صوبہ اور ہمارے وہ علاقے اور وہ اضلاع جو تیل اور گیس پیدا کر رہے ہیں، آج تک اس گیس سے محروم ہیں، اتنی گیس ہمیں نہیں مل رہی جتنی ملنی چاہیے۔ محترم سپیکر صاحب، ہمارے صوبے کا پہلا آئل اینڈ گیس فیلڈ شکر درہ جو اس وقت بھی پانچ آئل اینڈ گیس ویلز وہاں پہ پیداوار دے رہے ہیں، 2004ء سے لیکر آج تک صرف پانچ کلو میٹر کے احاطے میں، صرف پانچ کلو میٹر کے احاطے میں ابھی تک 76 کلو میٹر پائپ لائن بچھانا باقی ہے۔ پانچ کلو میٹر کے علاقے میں بھی ان لوگوں کو گیس میسر نہیں ہے اور یہ کس نے بچھانی ہے، یہ SNGPL نے بچھانی ہے اپنے خرچے سے لیکن یہ سفاک مسیحا میرے قبضے میں نہیں، اس پہ ہمارا اختیار نہیں ہے۔ کوئی بھی اس کو مجبور نہیں کر رہا کہ وہ ہماری یہ بنیادی ضرورت اور یہ ہمارا بنیادی حق ہمیں دے۔ اسی طرح لاپچی میں تیسرے کنویں پر کام جاری ہے، 2008ء میں ہمارے محترم وزیر اعلیٰ صاحب نے لاپچی گیس کا افتتاح اپنے دست مبارک سے کیا تھا اور آج چار سال گزرنے کے بعد بھی ایک سنگل میٹر بھی میرے حلقے میں لاپچی میں نہیں لگا۔ یہ SNGPL کے وہ حربے ہیں جو انفراسٹرکچر یعنی پائپ لائن بچھانے کے علاوہ بھی ہمارے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں، میں حکومت کی توجہ آپ کی وساطت سے اس سنگین مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اسی طرح محترم سپیکر صاحب، ہمارا صوبہ، ہمارے صوبے کو جو گیس مل رہی ہے، وہ گیس ہم صرف اور صرف Domestic purpose کیلئے استعمال کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ CNG کی مد میں استعمال ہو رہی ہے۔ چونکہ یہاں پر نہ Fertilizer کی مد میں یہ گیس استعمال ہو رہی ہے اور نہ پاور جنریشن کیلئے استعمال ہو رہی ہے، اس لئے 372 MMCF میں سے ہم صرف 80 MMCF per day استعمال کر رہے ہیں، باقی کا استعمال اگر ہم خود کریں گے تو ہمارے صوبے کو فائدہ ہوگا، اس کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح اسی اسمبلی میں میں نے ایک قرارداد پیش کی تھی اور اسمبلی نے متفقہ طور پر پاس کی تھی کہ شکر درہ سے LPG گیس کمپنیاں لیکر جارہی ہیں اور اس کے بعد یہ مسئلہ فنانس نے پٹرولیم منسٹری کے ساتھ اٹھایا لیکن آج تک اس کا پتہ نہیں چلا کہ یہ LPG اتنی مہنگی گیس جو یہاں سے وہ لے جا رہی ہیں، اس کا آج تک ہمیں ایک پیسہ ہمارے صوبے کو نہیں ملا۔ تیسرا اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے جو موجودہ وسائل ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ڈاکٹر فاضل صاحب! LPG Extraction Plant لگا ہوا ہے؟

ڈاکٹر اقبال دین: جی بالکل لگا ہوا ہے، شکر درہ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہاں ہے؟

ڈاکٹر اقبال دین: شکر درہ میں لگا ہوا ہے، میرے حلقے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

ڈاکٹر اقبال دین: اسی طرح محترم سپیکر صاحب، ہمارے جو موجودہ ذخائر ہیں، ان میں سے آئل اور گیس جس تیزی کے ساتھ نکالی جا رہی ہے، وہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں ہے۔ پچھلے دنوں اسلام آباد کے سرینا ہوٹل میں گیس کمپنیوں نے ایک Briefing ہمیں دی، وہاں یہ ہمارے ایم این ایز صاحبان بھی موجود تھے اور ہمارے ایم پی ایز صاحبان بھی موجود تھے، وہاں ہمیں یہ بتایا گیا کہ ہمارے جو موجودہ ذخائر ہیں، ان کا 69 پر سنٹ استعمال ہو چکا ہے صرف 31/32 پر سنٹ باقی ہے اور ابھی اس وقت ہمارے وائٹ پیپر میں ہمیں جو تفصیلات دی گئی ہیں تو اس کے مطابق یہ Fifty fifty ہے۔ یہاں پہ میں صوبائی حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ دیل ہیڈز پر ہمارے اپنے بندے ہونے چاہئیں۔ یہ جو اعداد و شمار ہمیں دے رہے ہیں، اعداد و شمار بھی یہ دیتے ہیں اور اسی کے مطابق حاصل بھی یہ ہمیں دیتے ہیں، جہاں تک ہمارا اپنا بندہ نہیں ہوگا، ہمیں صحیح پتہ نہیں چلے گا کہ ہمارا کتنا حق بنتا ہے اور یہ ہمیں کتنا دے رہے ہیں؟ محترم سپیکر صاحب، یہاں پہ میں اپنی صوبائی حکومت کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کروں گا کہ اس نے جنوبی اضلاع اور خصوصاً تیل اور گیس پیدا کرنے والے اضلاع کیلئے ہماری رائلٹی پانچ فیصد سے بڑھا کر دس فیصد کر دی ہے، (تالیاں) میں اپنے ان تمام آئل اینڈ گیس پیدا کرنے والے اضلاع کی جانب سے حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ساتھ ہی ایک گزارش کرتا ہوں کہ اس سے ہماری ترقی کی نئی راہیں کھلیں گی لیکن اس صورت میں کھلیں گی کہ اگر اس فنڈ کو ہمارے ڈسٹرکٹ اور پرنسپل اے ڈی پی سے Over and above تصور کیا جائے اور اسے ہمارے تمام مسائل کا حل تصور نہ کیا جائے۔

د بنگر و شرننگ د راتہ ہم بخنبی ژوندون جانانہ

خوستا د شونڈو نغمہ یارہ غورتہ چرتہ رسی

(نعرہ ہائے تحسین اور تالیاں)

اگر اے ڈی پی نمبر 745 میں Provision of gas to different locations of province میں گیس پیدا کرنے والے اضلاع کو بھی شامل کیا جائے تو میرے خیال میں آپ کو بہت ثواب ملے گا اور ہمارا بہت فائدہ ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ایک آخری شعر کے ساتھ مختصر۔



ڈاکٹر اقبال دین: بس یہ صرف دو باتیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، باتیں نہیں شعر میں وہ باتیں کہیں۔

ڈاکٹر اقبال دین: عوام کا پانچواں مسئلہ جو ہے، وہ صحت کا مسئلہ ہے۔ صحت کے بارے میں حکومت نے جو 10 ارب کی خطیر رقم رکھی ہے اور اس میں خصوصاً ڈوالفقار علی بھٹو شہید میڈیکل کالج، بے نظیر ہسپتال سپورٹ پروگرام، Nursat Bhatto Oncology Service اور اس کے ساتھ ضلعی ہسپتالوں کیلئے سامان کی خریداری، یہ ایسے اقدامات ہیں کہ جن کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے لیکن ساتھ ہی میں ایک عرض کروں کہ پچھلے چار سالوں سے، یہ پانچواں سال ہے کہ BHU, Basic Health Units نظر انداز ہو رہے ہیں اور اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ Secondary اور Tertiary Care Hospitals پہ بدستور بوجھ بڑھتا رہے گا اور آخر میں چھٹا مسئلہ تعلیم کا ہے۔ میں یہاں پہ ہمارے منسٹر صاحب تو موجود نہیں ہیں، ہمارے نوجوان منسٹر صاحب اور محکمہ تعلیم کو میں خراج تحسین پیش کروں گا کہ پورے پچھلے چار سالوں میں اور اس سال بھی انہوں نے تعلیم کے فروغ کیلئے جتنا کچھ کیا، جتنے سکولز بنائے، جتنے سکولوں کی اب گریڈیشن ہوئی، جتنی بھرتیاں ہوئیں اور خصوصاً ابھی رو بنانا نہ پختونخوا سکیم، نوے سحر لیب تاپ سکیم، ستوری د پختونخوا سکیم، سکالرشپ برائے طالبات اور غرو کوہستان (تالیاں) یہ سب ایسے اقدامات ہیں کہ یہ تاریخ میں یاد رکھے جائیں گے۔ صرف اور صرف ایک بات کا افسوس ہے کہ One thousand پرائمری سکولز جو ہمیں مرکز سے ملنے تھے، ہمیں نہ مل سکے، ہم لوگوں نے جگہ جگہ ان کے اعلانات کئے ہیں، اگر وفاق کی طرف سے یہ سکول ہمیں مل جاتے تو تعلیم کے فروغ کیلئے ایک زبردست کارنامہ ہوتا۔ مہربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب سید رحیم خان ایڈووکیٹ صاحب۔

جناب سید رحیم: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زہ ستا سو ڈیر زیات مشکوریم چپی تا سو د بجت پہ عمومی بحث کبھی ماتہ د حصی او د صلاح او د تقریر موقع را کرہ۔ جناب سپیکر صاحب، پہ بجت کبھی چپی کوم پیش شوے دے، زہ خپل وزیر خزانہ انجینئر ہمایون صاحب تہ مبارکباد پیش کوم چپی د تیر شوی کالونو هغوی پہ دیکبھی کوم ذکر کرے دے

نو دا بالکل دستا ئینی ورتے مگر موجودہ حالیہ ٹیکسونہ (تالیاں) چھی کوم دوئی آمدن بنائی او بیا هغه د هغی اخراجات بنائی، په هغی کبھی یو خو پیش کول غوارم۔ ورومبئی خبره خودا ده چھی په مرکزی ٹیکسونو کبھی صوبے کو 183 ارب 68 کروڑ 49 لاکھ 37 هزار روپے ملیں گے جو رواں مالی سال کی نسبت 22 فیصد زیادہ ہیں۔ اسی طرح دہشت گردی کے سلسلے میں پچھلے سال کی نسبت 22 فیصد زیادہ رقم مرکز سے ملے گی۔ صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل اور گیس کی پیداوار پر رائلٹی پچھلے سال کی نسبت 60 فیصد رواں مالی سال میں ملے گی۔ جناب پہ دہی باندھی دا خبره کوم چھی خنگه دوئی وائی چھی یره مونبر ته به 22 فیصد او 60 فیصد چھی کوم دے دا رقم ملاویری او دا به مونبره د دہی خپلی صوبی پہ فلاح و بهبود باندھی لگوؤ نوزما اول درخواست دا دے چھی دا بجلی چھی مونبر ته خومره گرانه ده، دا لوڈ شیڈنگ چھی دلته کبھی خومره شروع دے نوزما درخواست دا دے چھی اول خود دوئی دا پیسپی پہ دہی لوڈ شیڈنگ باندھی او د بجلی پہ دہی مد کبھی اولگوی چھی زمونبره د دہی صوبی نه د لوڈ شیڈنگ دا ظلم زیاتے چھی کوم زمونبر سره کبھی یا مونبر ته چھی کومه بجلی زمونبر د صوبی ده او پہ کوم نرخ چھی مونبر ته مرکز را کوی چه کم از کم په دیکبھی عوامو ته خه لبر ډیر ریلیف ملاؤ شی۔ جناب سپیکر صاحب، سالانہ ترقیاتی پروگرام 74 ارب 20 کروڑ روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینہ سے 7 فیصد زیادہ ہے۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام 940 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 667 جاری منصوبے اور 273 نئے منصوبے شامل ہیں۔ اس میں 50 پرائمری سکولوں کو ڈل، 50 ڈل سکولوں کو ہائی اور 50 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا جائے گا۔ 100 نئے پرائمری سکولوں کی تعمیر کی جائے گی، 100 مکتب سکولوں کو رسمی سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔ جناب والا، لکھ خنگه چھی دوئی پہ دہی خپل بجت کبھی دا فرمائیلی دی چھی کوم هغه تقریر دے او کوم چھاپ شوے دے، مونبر ته راکرے شوے دے او د کومو سکولونو تعداد دوئی بنود لے دے نوزہ پہ دہی خبره باندھی حیران یم چھی زمونبر پہ بونیر کبھی پہ PK-77 کبھی تقریباً درې سوہ پرائمری سکولونہ زمونبر وزیر تعلیم صاحب جوړ کری دی، درې سوہ پرائمری سکولونہ۔ دغسپی جناب والا، د هغی نه علاوہ خلور کالجونہ، لس هائر سیکنڈری، د مڈل نه او د هائی خو لا خه

حساب نشته، نو زه ستاسو په وساطت د خپل هغه محترم منستير صاحب نه دا تپوس كوم چې هغوى دې ايوان ته اوښائى چې دا رقم، كه د صوبې د كوم مدنه راغلي دے او دا دومره سكولونه د ده په حلقه كښې جوړ شوى دى چې دا ورته وزير اعلى صاحب اجازت وركړے دے او كه ده په خپله من مائى كړى دى؟

(تالیاں) كه د صوبې فنډ ئے استعمال كړے وى (تالیاں) د ټولو ايم پي اے گانو سره كه هغه د حكومت ډله كښې دى او كه هغه پرائيويت دى، د ټولو سره ئے زياتے كړے دے او كه ځان له ئے مطلب دا دے دومره فنډ پيدا كړے دے، اخر مونږ هم د ده ورونه يو چې مونږ له ئے هم څه نه څه سكولونه راكړى وے چې زمونږه په حلقو كښې هم كار شوے وے۔

(تالیاں) نو لهذا په دغه سلسله كښې زه به دا درخواست وكرم چې تاسو د اسمبلئ په فلور باندي د هغوى نه وضاحت وكړئ چې دا دومره كالجونه او سكولونه، هائى سيكنډري او مډل او چې كوم هائى جوړيدل او په يو كوته كښې اوږے ژمے شوے دے، گرمى سردى شوې ده چې اخر دا كوم انصاف دے او كوم انصاف زمونږ سره شوے دے؟

(تالیاں)

جناب سپيكر: سيد رحيم خان! پكښې هلکان سبق هم وائى او كه نه هسې تش بلډ گونه ئے جوړ كړى دى؟

جناب سيد رحيم: نه جى، بس هلکان به پكښې هم وائى خو نو كړئ پكښې ډيرې رااوتې ځكه چې سرے 300 پرائمرى سكولونه جوړ كړى نو 300 له پكښې ضرب وركړه نو 900 خو پكښې نو كړئ رااوتې۔ داسې په هر څيز كښې، نه نو هغې كښې به خامخا خلق هم مطلب دا دے چې نوكران شى او د حلقې كار هم اوشو نو ښه خبره ده يو حلقه خو پوره شوه خو نورې خو خالى پاتې شوې كنه، نو زما دا مطلب دے چې كم از كم انصاف پكار وو۔ زه دويمه خبره جى دا د سړكونو كوم، زما حلقه چې كومه ده، هغه د تير شوى سپيكر بخت جهان حلقه وه چې په خپل دور كښې په هغې كښې هغه تقريباً 100 كلوميټره پوخ روډ چې كوم دے جوړ كړے دے او تاسو ته پته ده چې څوك سپيكر پاتې شى نو د سپيكر سره بيا مقابله كول

ڊير گران ڪار دے (تالیاں اور تھڙے) ڇڪه ڇي تاسو له خيرہ سرہ هم سڀيڪر پاتې شوئ او تاسو به هم په خپله حلقه ڪښي ڊير بنه ڪارونه ڪري وي نو دغسې هغه هم بنه ڪارونه ڪري وو۔ زه ستاسو په وساطت باندې خپل گران وزير اعليٰ صاحب ته او ڊير خور او عزتمند وزير اعليٰ صاحب ته اپيل كوم ڇي کم از کم په دې ڪال ڪښي هم مونڙ له دومره څه راکري ڇي په آئنده ڪال ڪښي اليڪشن راروان دے او چرته بيا مقابله جوړه شوه او چه هغه سره مقابله وکړو او دا سيٽ ترينه وگټو نو دا مو تاسو ته درخواست دے۔

(تالیاں)

جناب سڀيڪر: سيد رحيم خان! بونير ڊيره پاتې ضلع وه نو ڪه بنه ڪارونه ئے وکړل نو ته پرې خفه ڪيره مه۔

جناب سيد رحيم: نو زه پرې خفه نه يم جي خو زه په دې خفه يم ڇي ما پڪښي څه ونکړل۔

جناب سڀيڪر: ميان صاحب درته څه وئيل غواړي۔

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سڀيڪر صاحب، هغه وائي ڇي لکه مخڪښي ڊير بنه ڪارونه شوي دي، نوري پيسې راکري ڇي نور هم زيات بنه ڪارونه وکړو۔۔۔۔۔

جناب سڀيڪر: دغه خبره ده۔

وزير اطلاعات: او بابڪ صاحب دده ڪشردے، دائے ورسره مينه ڪري ده، دائے شڪايت نه دے ڪري۔

جناب سيد رحيم: دا مي نه دے ڪري جي، ما وئيل مونڙ له دهم ڊيري پيسې راکري وزير اعليٰ صاحب ڇي مونڙ هم دې خلقو له ڪارونه وکړو ڇي دا خپل ووٽران نور هم زيات ڪړو۔

وزير اطلاعات: وئيل ئے ڇي سڀيڪر بنه ڪارونه ڪري وو نو بائيلوده، نو هسې نه ڇي۔۔۔۔۔

(تھڙے)

جناب سپیکر: خبره خو تھیک کوی چي څومره ډیر وکری نو۔

جناب سپر حیم: نو خامخا چي سپیکر وی نو کارونه به خود ډیر کوی۔ بنه جی، د صحت په محکمه کبني، د صحت په باره کبني تاسو 10 ارب روپي وایئ چي دوئ ورکړي دی نوزه به لږ د تیر شوی د صحت په محکمې لږ، زمونږه خور منسټر میا صاحب ناست دے، زمونږ په بونیر کبني خو دا صورتحال دے چي کومه پیسه بونیر ته راشی نو د هغه څائے ای ډی او هیلتنه یا ایم ایس په هغې چي کومې دوايانې واخلی نو هغه خو په غریب سړی باندي د هغې بوئی هم نه لگی او هغه دوايانې هغه خلقو له ورکړي چي د هغوی څوک دوستان وی (٣١١١) او مطلب دا دے پوهیږی چي دا سرے سبا زما خلاف څه خبره کولے شی نوزه به خپل منسټر صاحب او وزیر صحت ته دا اپیل وکرم چي دا موجوده پیسې چي کومې پاتې شوې دی او کوم زمونږ د ضلعې حق دے نو کم از کم دوئ د پرې چیک اپ اوساتی او په دغه فنډ کبني، دا چي خرد برد نه شی، په دغه کبني د خپل خان هم شامل کړی، خپل نمائنده د پکبني هم شامل کړی او د علاقې ایم پی اے گان د پکبني هم شامل کړی چي دغه پیسې په صحیح معنو کبني اولگی او هغه غریب ته او مستحق خلقو ته اورسی جی۔ بل ستاسو په وساطت دوئ ته دا درخواست کوم چي د ډگر په هسپتال کبني یا په نورو هسپتالونو کبني خصوصاً د ډگر په ډی ایچ کیو هسپتال کبني چي څومره ډاکټران دی، صاحب! هغه سرجنان دی یا فزیشنز دی یا میڈیکل افسران دی، هغوی په او پی ډی کبني تقریباً هیڅ کار هم نه کوی، هغه د نیشته برابر وی او اکثر په خوا کبني ئے ځان له کلینکونه کهلاؤ کړی دی، سنټري په هغې کبني پرائیویټ اپریشن کوی، غریبانو خلقو ته نه کوی، چا له کال ټائم ورکوی چا له دوه میاشتي ټائم ورکوی، چا له لس میاشتي ټائم ورکوی نو ستاسو په وساطت دوئ ته دا درخواست کوم چي څومره غریب خلق دی، هغه غریبانان ترپاویږی نو چي باقاعدہ کوم سړی ته د اپریشن ضرورت وی او هغه سرجن په دې خبره مجبورہ کول غواړی چي د هسپتال په ټائم کبني د ډیوتی په ټائم کبني چي سحر د نهه نه تر څلورو پورې ډیوتی دے، په دې دوران کبني د هغه غریبانو خلقو اپریشن د کوی، د پاره د دې۔۔۔۔

جناب سپیکر: سید رحیم خان! ورلہ دعوت ورکرہ او بوئے خہ او هلته کبھی ورتہ موقع او بنایہ۔

جناب سید رحیم: او دعوت ورلہ ورکوم، ستاسو پہ وساطت دعوت ورکوم چہی منسیر د زما سرہ لارشی چہی زہ ورتہ یو یو کس او بنایم چہی داسرے دا چل کوی او دغہ دا چل کوی او دغہ دغہ چل کوی۔ السلام علیکم۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ۔ جی نرگس ثمین بی بی، محترمہ نرگس ثمین بی بی۔ لبر د نورو ورونو ہم خیال ساتی، لبر لبر خبری کوی چہی تولو تہ موقع ملاؤ شی۔

بگم نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب! آپکا شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر کچھ بولنے کا موقع فراہم کیا۔ پچھلے سال بھی میں نے کچھ گزارشات عرض کی تھیں جن کا ذکر اب میں مناسب نہیں سمجھتی ہوں۔ ہم نے وزیر خزانہ کی تقریر پارلیمانی آداب کو مد نظر رکھتے ہوئے نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ سنی۔ میں صبر اور تحمل اس لئے کہہ رہی ہوں، چونکہ یہ پچھلے سال کی تقریر کا Action replay تھا، وہ اس طرح کہ پچھلے سال بھی وزیر خزانہ نے متوازن بجٹ پیش کیا تھا جس کا حشر ہم نے اضافی بجٹ کی شکل میں دیکھا۔ وزیر خزانہ کی تقریر سے ایسا لگتا ہے جیسے اس مخلوط حکومت نے کارہائے نمایاں انجام دیکر ہر طرف خوشحالی اور اطمینان کی لہریں دوڑادی ہیں۔ دراصل حزب اقتدار کی مثال ساون کی آندھی کی طرح ہے جس کو ہر طرف ہرا ہی ہرا سو جھتا ہے۔ 303 ارب کا متوازن بجٹ جس میں آمدن اور خرچ کو برابر برابر ظاہر کر کے الفاظ کے گورکھ دھندے اور ہندسوں کے بہر پھیر کے ذریعے بے وقوف بنانے کی کوشش کی گئی ہے، وزیر موصوف کی تقریر تضادات کا مجموعہ ہے، مثلاً ایک جگہ پر فرماتے ہیں کہ پشاور میں ٹریفک کا مسئلہ حل کرنے کیلئے ارباب سکندر اور مفتی محمود فلانی اور تعمیر کئے جا رہے ہیں جبکہ آخر میں ’ماس‘ ٹرانزٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ فلانی اور اور ہیڈ پلوں سے ٹریفک کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ پھر ہمیں بتایا جائے (تالیاں) کہ سارے پشاور کو جگہ جگہ Digging کر کے موجودہ سڑکوں کو تباہ اور گرد و غبار کا طوفان برپا کرنے اور ٹریفک جام کر کے لوگوں کی زندگی اجیرن بنانے کا کام کیوں ہو رہا ہے اور کس کے مفاد میں ہو رہا ہے؟ (تالیاں) اس طرح صوبے میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اور آئی ٹی کا ذکر کرتے ہوئے دھوم دھڑکا سے کہا گیا ہے لیکن اس کیلئے محض 59 کروڑ اور 38 لاکھ (رقم) مختص ہے۔ خیبر پختونخوا جیسے تعلیمی اور خاص طور پر فنی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے جو کہ اس سے

مزید پیچھے رہ جائے گا۔ تعلیم کے سلسلے میں مزید گزارش یہ ہے کہ مزید سکولز اور کالجز بننے چاہئیں لیکن جو موجود ہیں انکا معیار دن بدن پستی کی طرف جا رہا ہے جسکا ثبوت یہ ہے کہ ان سرکاری سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کے بچے پرائیویٹ اداروں میں پڑھتے ہیں، ان کے بچے سرکاری اداروں میں پڑھتے تو اس سے انکی توجہ سیاست کی بجائے پڑھانے کی طرف مبذول ہوتی، ورنہ ملگری استاذان، ملگری ہیڈ ماسٹران اور پیپلز ڈاکٹرز فورم وغیرہ بنتے رہیں گے، وہ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کے کاموں میں روڑے اٹکاتے رہیں گے۔ آخر میں یاد دلانا چاہتی ہوں کہ حزب اقتدار کی ایک بڑی پارٹی اے این پی نے صوبے کے لوگوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر انکی حکومت آگئی تو وہ 100 یونٹ مفت بجلی فراہم کریں گے، چار سال گزر گئے، پانچواں سال ختم ہونے والا ہے، الیکشن آنے والا ہے، اب کس منہ سے دوٹ مانگنے جائیں گے لوگوں کے پاس؟ بقول شاعر:

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب شرم تم کو مگر نہیں آتی  
(تالیاں اور قمقمے)

اس پر مستزاد ایک اور دعویٰ فرماتے ہیں کہ سوات کے 15 لاکھ آئی ڈی پیز کو حکومت کی مشینری نے سہولیات فراہم کر کے تین ماہ میں بخیر و خوبی واپس بھیج دیا، صاحب کو یہ یاد نہیں رہا کہ ان آئی ڈی پیز کو حکومت نے نہیں مردان، صوابی، چارسدہ اور پشاور کے عوام نے والہانہ استقبال کر کے اپنے گھروں اور حجروں میں رکھا تھا (تالیاں) اور اپنی روٹی کو ادھی کر کے انکو مہمانوں کی طرح رکھا، اگر حکومت اتنی Sufficient ہے تو ذرا جلوزنی کیمپ میں موجود آئی ڈی پیز کی حالت زار کو بہتر بنائے، دوسروں کی کارکردگی اپنے اعمال نامہ میں شامل کر کے اس سے کوئی بڑا نہیں بننا، بڑا وہ ہوتا ہے جس کو دوسرے ماننے کو تیار ہوں:

پہ شملکئی دشوم غلطہ  
پہ کور چپی دراغلم نہ ئے خرو نہ ئے کتہ  
(تالیاں)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، کلہ چپی لیکلے تقریر کوئی، تاسو یو رولنگ خامخا ور کپڑی چپی لیکلے تقریر پہ اسمبلی کنبی بند دے، پوائنٹس اغستے شی خو لیکلے تقریر نہ شی کیدے، چپی دا روایت قائم نہ شی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے، رولز میں ہے کہ Written سے آپ تقریر نہیں پڑھ سکتے، خالی Bullets سے وہ لیتے ہیں لیکن بی بی! کوشش کریں، کچھ مختصر کریں اور جو آپ پڑھ سکتے ہیں۔

بیگم زرگس ثمنین: بس جناب، میں نے اپنی تقریر ختم کر دی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ ثاقب اللہ چمکنی صاحب! یہ آج کوشش کریں کہ کل کیلئے چھٹی، یہ لسٹ ختم کرنے کی کوشش کریں تاکہ کل کیلئے ایک دن وقفہ کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ ورومبے خو سر، مشران اوس ہم آواز راکوی، زہ بہ لسٹ درکوم چہ چا راتہ مبارکی راکرہ چہ ہغہ تاسو سرہ وی چہ خپل ملگری پیژنی۔ سر، ڊیرہ مہربانی۔ دا بجٹ چہ کوم زمونرہ د فنانس منسٹر صاحب پیش کرو نو د ڊی کم از کم زہ بہ ئے ڊیر تعریف کوم جی، پہ پینخہ کالہ کنبی د ٲولو نہ بنہ بجٹ زما پہ نیز بانڊی کہ Comparison و کرو جی، دا پنخہ بجٹ چہ دے، دا د ڊی حکومت د ٲولو نہ بنہ بجٹ دے جی (تالیاں) او ڊی سرہ نہ صرف زمونرہ حکومت تہ کریڈٹ خی بلکہ دا ڊی نورو خلقو تہ غیر جمہوری خلقو تہ ہم کریڈٹ خی کہ زمونرہ جمہوری ادارہ تاسو پرپر دوی نو Maturity سرہ هر یو شے بنہ کیبری، Maturity سرہ بجٹ ہم بنہ شو جی، نوری بہ ہم مسئلہ حل شی سر۔ زما خپل دیکنبی دوه خیزونہ ڊیر زیات، زہ ئے ستائنه کوم جی، ورومبے چہ کوم ایجوکیشن د پارہ Allocation شوے دے او ہغہ چہ کوم د گورنمنٹ پالیسی Translation شوے دے، د ہار ڊ ایریاز د پارہ، د ہغی زہ ستائنه کوم۔ زمونرہ قوم خاصکر زمونرہ علاقہ، زمونرہ صوبہ، زمونرہ پښتانه، دا سر ایجوکیشن، تعلیم نہ بغیر نہ تھیک کیبری۔ چہ کومی وظیفی مقررہ شوے دی، نہ صرف زمونرہ ماشومانو د پارہ بلکہ د ہغہ خاندانونو د پارہ، دا جی د ستائنی قابل دی خو ورسرہ پکار دا دی چہ مونرہ یو پالیسی شفت بل ہم واخلو، دا نہ چہ خالی ہغوی تہ Monetary incentives ور کرو، پالیسی بانڊی پکار دا دہ چہ دا دوه معیار تعلیم زمونرہ ختم شی سر، او یو Standard of Education زمونرہ پہ تعلیم کنبی راشی۔ زمونرہ چہ کومی خرچہ دی سر، زمونرہ چہ پہ تعلیم بانڊی کومی خرچہ دی،



هغه د بنه نه بنه پبلڪ سکول نه زيات دي نو هيڃ مسئلہ ور کيڻي نشته دے چي مونڙه يو Standard of Education نه شو ساتلے۔ داسي سر انڊسٽريز کيڻي هم چي کومه پاليسي ده او دا کوم د پينڇه ڪروڙه روپو Loan چي کوم ان او نسمنٽ دي کيڻي شوي دے جي، او چي کوم د دوه کالو Grace period ور کيڻي شوي دے، دا هم ڊيره بنه خبره ده جي۔ زمونڙ د ستيت بينڪ هميشه نه دا يو کار دے چي هغه د بينڪ زيات Protection کيڻي دے او انڊسٽريل پاليسي يا د حکومت د معيشت Protection نے نه دے کيڻي۔ Interest rate چي هغه کوم ور کوي، خالي که Interest rate تاسو او گوري، هغه دومره زيات وي چي که ڇوڪ Productivity د پارہ Loan اخلي نو کيدے نه شي چي هغه په دے Terms & Condition کيڻي ڪاروبار ور کيڻي وکري۔ پانچ ڪروڙ روپي دوه کاله د پارہ Grace period، زما په خيال کيڻي دي نه بنه Opportunity زمونڙ د Industrial base د پارہ نشته دے۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: يہ ثاقب اللہ خان نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ واقعی سٹاکس کے قابل ہے۔ یہ بہت اچھی Incentive گورنمنٹ نے دی ہے۔ میں تو کہوں گا کہ اس کو اور مزید زیادہ کرے تو اور بہتر ہو گا اس صوبے کے عوام کیلئے، بہت اچھی آپ نے بات کہی ہے۔ تھینک یو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکني: ڊيره مهرباني۔ جناب سپيڪر صاحب، انڊسٽريز نه بغير زمونڙه پبلڪ۔۔۔۔۔

جناب سپيڪر: نه شي کيدے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکني: مونڙه Jobs نه شو ور کولے، د گورنمنٽ کار دا دے چي مونڙه Jobs facilitate ڪرو، د Job ماستران جوڙ نه شو جي۔ بد قسمتي دا ده چي زمونڙ پاڪستان کيڻي مونڙه وايو چي سرڪاري نوڪري نوڪري ده، باقي نوڪري نه ده نو زما په خيال کيڻي دغه Loans چي دي، ور کوٽي Loans دي، دا پڪار دا ده چي زمونڙ په معيشت باندي د دي صوبي معيشت باندي يو Positive impact به راشي جي۔ جناب سپيڪر صاحب، Balance Budget دے او د Balance Budget هميشه چيلنجز زيات وي۔ دي کال سر اخير نے کال دے د دي حکومت، بل حکومت چي راڻي سر، دي زمونڙ ايوان کيڻي چي ڇومره ناست ممبران

صاحبان دی، ہغہ ٲول بشمول زمونڊر د کابینہ ممبران، دوئ بہ ٲہ Electioneering کبہٲی مصروف وی او ہغہ Attention چہ کوم د بجت Implementation یا Fiscal Policy implementation لہ ٲکار وی، ہغہ بہ دومرہ نہ وی نو د دہٲی د وجہ نہ د دہٲی بجت چیلنجز چہ دی، ہغہ بہ ٲیر زیات وی۔ زہ بہ ٲہ تجاویز ورکوم حکومت تہ جی، امید دا دے چہ زمونڊرہ فنانس منسٲر صاحب خو فی الحال نشٲہ دے خوشاتہ ئے ملگری ناست دی، ہغوی بہ دا خبرہٲی نوٲ کڙی۔ سر، کہ تاسو او گورئ زمونڊر دہٲی ٲلور ٲینٲہ کالو کبہٲی Expenditure چہ دے کنہ جی، ہغہ زیاتیڙی لگیا دے او چہ ٲوږی مونڊر ٲل Expenditure کنٲرول نکڙو نو چہ کوم Fiscal space مونڊر تہ د رائیٲی ٲہ مد کبہٲی او نور بنہ تجاویز چہ مونڊرہ کوم بنہ دغہ کڙی وی، د ٲیکسیشن ٲہ مد کبہٲی او دا نور ہغہ ٲیکسز وی، تاسو او گورئ سر، ٲوہ خبرہ بار بار راخی لگیا دہ او زہ بہ غوارم چہ ٲہ دیکبہٲی دا دوہ خبرہٲی، مخکبہٲی ہم ٲہ بجت کبہٲی ئے کڙی وی، زہ بہ ئے Repeat کڙم جی۔ وږو مہٲی خبرہ دا شیڈول ریٲس چہ دی، زمونڊر شیڈول ریٲس دومرہ ہائئ دی چہ ہغہ د ٲاکستان کم از کم د بنہ نہ بنہ ٲائے کبہٲی دومرہ نشٲہ دے، ٲرائیویٲ سیکٲر کبہٲی دومرہ نشٲہ دے جی۔ مونڊرہ د سکول ٲوہ کمرہ کم از کم ٲہ ٲینٲور کبہٲی د 10 لاکھ نہ واخلہ د 14 لاکھ روٲو ٲوږی جوږو، ٲوہ کمرہ جی۔ دا سر 25 ہزار نہ واخلہ، 25 سو نہ واخلہ 35 سو روٲی بانڈی سکویٲر فٲ دے۔ دلٲہ چہ ٲومرہ مشران ناست دی جی، دوئ ٲا مخا کہ نور ٲہ نہ وی نو ٲل کور خو بہ ئے جوږ کڙے وی کنہ جی۔ زمونڊرہ دلٲہ کبہٲی دوہ درہٲی ملگری دی، ہغوی ٲہ اسلام آباد کبہٲی کاروبار کوی، ہم د دہٲی ٲراٲرٲی کاروبار کوی، د بلڈنگ ہاؤسنگ کاروبار کوی، ما ہغوی نہ ہم ٲوس وکڙو، ہلٲہ ئے ہم چہ ٲلہ سرے جوږوی، 15 سو روٲی بانڈی سکویٲر فٲ بانڈی جوږوی، دا کمرشل ریٲس دی جی، 15 سو روٲی اسلام آباد کبہٲی سر، 25 سو نہ 35 سو روٲی، دیکبہٲی زمونڊر ٲیر زیات Wastage روان دے۔ زما ریکویسٲ دا دے چہ مونڊر لہ ٲکار دا دہ چہ مونڊر Prudent expenditures وکڙو۔ بازار کبہٲی حیات آباد کبہٲی تاسو معلومات وکڙی ٲہ ہلٲہ ریٲس ٲہ دی، چہ ہغہ ٲائلز ہم لگی او ماربل ہم لگی، ہر ٲو شے لگی۔ د Wood ہم بنہ کار کڙی، ہغہ ٲہ 15 سو بانڈی او 2 ہزار

باندې چې کوم هغې ته اے کلاس وائی جی، زمونږه سکول 16 X 25 کمره وی، هغه تاسو نورو علائقو کښې، زه نه وایم خو پېښور کښې په 10 او په 14 لاکه روپۍ باندې جوړیدله، مونږه به څنگه Justification ورکوؤ؟ زما ریکویسټ دا دے دا شیدول ریټس د ټول Revised شی جی، دا چې Revise شی، مونږ ته ډیولپمنټ د پاره Space زیات شی او Balance Budget باندې چې کوم Stress وی، هغه به هم ورسره کم شی سر۔ دویمه یوه خبره ډیره بڼه خبره ده جی، اکثر ماته ملگری دا گیله هم کوی چې ته د دې مخالف ئې، ما مخکښې هم وئیلی دی چې د گورنمنټ Primary job چې دے، هغه Job facilitation چې دے، Job employment نه دے جی۔ ډیولپمنټ 'ملکونه تاسو او گورئ، دې ایوان کښې ډیرو ملگرو ته پته هم ده، د هغوی چې تاسو Employment rate او گورئ او بیا Public Employment او گورئ نو د دې لوءے لوءے ملکونو چې لویه لویه بیوروکریسی وی، هغه د 15% او 16% نه زیات نه وی، بشمول د هغوی آرمی او ملټری۔ زمونږه ما سره زاړه Statistics دی، نوی راته پیدا نه شو، 60 / 65% نه زیات دی او داسې زیاتیرې لگیا دی چې کله ستاسو خپل دومره Expenditure وی نو سر، مونږه به ډیولپمنټ څنگه کوؤ؟ Development expenditure به په هغې باندې څه وی؟ زما بیا ریکویسټ دے چې دا Expenditures چې دی کوم چه مونږه په Jobs باندې کوؤ، هغې سره زمونږه پرائیویټ سیکټر تباہ شو، زمونږه په پختونخوا کښې د Job، د نوکری Definition دا دے چې سرکاری نوکری او سرکاری نوکری دا ده چې مونږه تاسو او گورو 200% په دې پینځه کالو کښې مونږه Increase کړه، چې 200% مونږه تنخواگانې Increase کړې نو پرائیویټ سیکټر خو هسې هم تباہ دے، هغې کښې دومره دغه هم نشته دے جی، دومره ورسره زور هم نشته دے نو چې 200% تاسو Increase کړئ نو پرائیویټ سیکټر له به څوک ځی او پرائیویټ سیکټر چې کله نه ډیولپ کیری نو بیا به معیشت څنگه ډیولپ کیری؟ jobs 100% خو چې دې کنه جی، هغه په کمیونسټ او سوشلسټ ملکونو کښې هم هغوی نه ورکوی، هغوی هم 20% او 15% د هغوی هم پبلک دغه دے۔ زما یوه گیله ده جی، هغه مونږ فنانس منسټر صاحب سره همیشه هر بجهټ کښې کوؤ۔ سر، زه وایم چې کوم حق دے، هغه حقدار ته

ملاویدل پکار دی جی۔ مونڙ چي کله تنخواگانې Raise کوؤ نو هغه مونڙه  
 Across the board کوؤ جی، په هغې کبني پرفارمنس هډو شته دے نه جی۔  
 مونڙه راپاخو جی، 20% Salary increased, 10% Salary increased, Adhoc Relief 10%  
 نو دا ټول چي مونڙه Salary increase کړو کنه جی نو دا  
 ټولو ته ملاؤ شی۔ ایوان کبني ناست ټولو ممبرانو نه زه ټپوس کوم چي په سرکار  
 کبني هر یو سرے کار کوی جی؟ هر یو سرے دلته په ایوان کبني ناست وی،  
 سحر چي حجرې ته رااوخی، دا خپل دغه به لارشی نو کسان به ورته وائی چي ما  
 ترانسفر کړئ، ولې هغه څائے ته ترانسفر کوی؟ چي چرته زه پیسې او گټم۔ ده له  
 هم هغه 20% ملاؤ شوی جی۔ بیا هغه کس له هم تاسو 20% ورکوئ چي هغه مونڙ  
 ته راشی چي دوه میاشتو دریو میاشتو نه نو کړئ له نه یم تلے۔ تاسو هغوی ته هم  
 ورکوئ 20, 30% ورکوئ۔ بیا بجت سیشن له، بجت کبني ډیر زیات خواری  
 کیږی، دا بجت چي چا Prepare کړے وی، د شپي دوه دوه بجو پورې ناست  
 وی، د اسمبلئ چي کله سیشن وی، د اسمبلئ ستاف سحر هم نوکری کوی،  
 سیکنډ شفټ کبني هم نوکری کوی، کورونه ترینه پاتی دی او بیا یو هغه سرے  
 چي هغه نوکړئ له نه ځی، تاسو او ما پسې گرځی، هغه سرے نوکری هله کوی  
 چي بنه پوست باندې وی، هغه کبني او ده کبني فرق نشته سر، نو زما ریکویسټ  
 دا دے چي مخکبني هم ما کړی دی چي دا ستاسو Performance basis پکار  
 دی۔ زمونږه خرچه به هم کمه وی او چي کوم سرے کار کوی، تاسو 200% ورله  
 ورکړئ، زه وایم چي 500% ورله ورکړئ خو سر، زه دا دعوی کوم او خدائے د  
 کړی چي زه غلط وایم خو زما Observations دا دی چي کم از کم 80% سرکاری  
 چي کوم ایمپلائیز دی، هغه د پبلک سیکټر ایمپلائیز، د هغوی Output هیڅ هم  
 نشته، د هغوی Output هیڅ نشته۔ په ډیپارټمنټس کبني یو کلرک وی، یو  
 سیکشن افسر وی، یو جونیئر کلرک وی، هغه هر چا ته پته وی چي دا سرے قابل  
 دے، دا سرے پوهیږی، هر یو کس هغه راوولی نو سر مقصد څه دے؟ مقصد دا دے  
 چي یره خلقو له به ورکوؤ، Across the board به ورکوؤ؟ سر، خدائے په اس او  
 په خچر کبني فرق کړے دے، پکار دا ده چي مونږه هم وکړو، دا فرق پکار دے

چې اوشی، سر، Performance basis باندې پکار ده چې مونږه پکښې فرق وکړو۔ یو سر۔۔۔۔۔

(اس مرحله پر معزز رکن اسمبلی کائنیک بند هو گیا)

جناب سپیکر: یہ مائیک آن کریں، دس منٹ گزر گئے اسی لئے شاید آپ کائنیک Automatically بند ہو گیا۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زہ بہ لبرہ بخبنہ غوارم، ما تہ بہ یو پینسخہ منتہ را کوئی سر۔ سر، د فنانس منسٹر صاحب، زہ بہ غوارم د هغوی یو بل فگر هم تاسو او گورئ جی۔ سر، کرنٹ بجٹ کښې تاسو او گورئ Expenditures زمونږه 1% زیات شوی دی خو تاسو او گورئ Development Expenditures چې دی کنه جی، هغه کم شوی دی۔ زمونږ کوم Development expenditures دی جی، هغه Expenditures زمونږ د پاره زیات اسان دی، هغې کښې زمونږ Asset جوړیږی، هغې کښې زمونږ دغه جوړیږی نو زمونږ ریکویسټ دا دے چې پکار دا ده چې Expenditure زیاتیري نو دیو لپمنټ سائډ ته د زیاتیري، کرنټ سائډ ته د نه زیاتیري۔ بل سر، یو چیلنج بل دے جی، زمونږ همیشہ نه 18<sup>th</sup> Amendment د وجه نه مونږ ته ډیر زیات Responsibilities ملاؤ شو خو هغې سره سره، Responsibilities سره زمونږه پکار دا ده چې مونږه خپل حق باندې هم سوچ کوؤ چې هغه رانه پردے کس وانخلي۔ سر، دا چې Expenditures مونږه کنټرول کوؤ، هغسې به مونږه خبره کوؤ چې ریونیو هم، مونږ خپل Sustainability د پاره ریونیو هم مونږه خپله قابو کړو جی، Foreign Assistance باندې او Federal transfers باندې Reliance کم از کم په دې تائم باندې ډیر نه دی کول پکار۔ فیډرل گورنمنټ خپل Deficit Budget دے، د ملک حالات داسی دی چې ډیره گرانه ده، فی الحال داسې نه ښکاری ماته چې تاسو ته به ډیر امداد د International sources نه راشی۔ بد قسمتی دا ده که آئی ایم ایف دے که نور Financial Institutions دی، هغه Politically زیات Motivated دی او Economically زیات Motivated نه دی، نو چې کله د هغوی په بجټ باندې اثر کیږی نو په مونږ باندې به ډاثریکټ کیږی نو پکار دا ده چې زمونږه خپل خومره Resources دی، خپل Revenue generation چې دے کنه جی، مونږه له پکار دا

دی چي هغه Sustain ڪرو، هغي باندې ڪار و ڪرو۔ Recently سر فيڊرل گورنمنٽ يوٽيڪس لڳولے دے، Gain on immovable property، دا سر زمونڙ حق دے، چي اولڳوڙ، 18<sup>th</sup> Amendment نه پس دا زمونڙ حق دے او ڪه تاسو سر، Pakistan National Statistics او گورئ نو په هغي ڪنبي Property transfers چي دي او پراپرٽي ڪار چي دے ڪنه، ستاسو صوبه ڪنبي ٿولو نه زيات دے به نسبت د پاڪستان د نورو صوبو۔ مونڙه نه پس چي دے بيا راولپنڊي او اسلام آباد ڪنبي دے جي، نو ٿولو نه زيات مونڙ ڪوڙ، ٿرانسفرز به ڪيري۔ اوس سر هغه Collection به فيڊرل گورنمنٽ ڪوي، فيڊرل گورنمنٽ به خپل چارجز اچوي ور باندې، بيا اين ايف سي ايوارڊ مطابق شيئر به مونڙ ته رسي، نو سر ڪه مونڙ ته فائده وه خو تههڪ ده مونڙه به هغوي ته ور ڪري وو خو چي فائده ئے نشته، ٿولو نه زيات ريونيو هم زه Generate ڪوم او هم ما ته په 18<sup>th</sup> Amendment ڪنبي ملاؤ شوء دے نو زما ريكويسٽ فنانس منسٽر ته دا دے چي دا د چيلنج ڪري، ڪه په خپل مرڪز ڪنبي چيلنج ڪوي او ڪه نه ئے ڪوي نو په سپريم ڪورٽ ڪنبي ئے چيلنج ڪري چي دا Revenue generation مونڙ ته راشي۔ دغسي سر تاسو دا او گورئ جي، دا Provincial receipts او گورئ جي، حڪومت مشينري چلولو د پاره ٽيڪس ڊير زيات ضروري دے او مخڪنبي هم او وئيل چي نن سبا چي ڪوم حالات دي، په هغي ڪنبي Federal transfers باندې او International donors نه، International Financial Institutions نه چي تاسو ته څه ملا ويري، په هغي باندې ڊير انحصار نه دے پڪار، ضروري دا ده چي مونڙه خپل دا ٽيڪس مشينري او گورو چي دوي څه ڪوي؟ سر پينڇه ڪاله تاسو او گورئ، پينڇو ڪالو ڪنبي يو ڪال هم داسي نه دے چي ڪله Tax target مونڙ ڪرے وي، يو ڪال هم داسي نه دے چي مونڙه Tax targets حاصل ڪري وي، هر ڪال جي Tax target مونڙه نه دے حاصل ڪرے۔ ڊي ڇل هم مونڙه Tax target چي دے ڪنه، نه دے Achieve ڪرے نو زما ريكويسٽ دا دے چي ڊي باندې مشران ڪنبي، دا Revive ڪري جي۔ داسي تاسو Ten percent او Eleven percent هر ڪال په هغي باندې اولڳوڙ چي Ten percent او Eleven percent به دا مونڙ زيات Achieve ڪوڙ۔ مخڪنبي خو سيلاب وو، د هغي نه پس Militancy وه، اوس خو

د خدائے فضل دے پہ دے دوارو خیزونو باندی زمونرہ حکومت ڊیر زیات قابو حاصل کرے دے، اوس خوداسی د خدائے فضل سرہ یو علاقہ ہم نشته چہ مونرہ وایو چہ دا زمونرہ د حکومت د Writ نہ بھر دہ۔ بل سر، تاسو شیئر کوئی د پی اے سی میتنگز، مونرہ ہم پتہ دہ او آفیسرز چہ دی، پہ هغوی باندی داسی اثر وی چہ هغه ڊیر هار ڊ ایریا کبھی وی او هغه ټولہ پیسہ دغه کوی او کوم سرہ داسی وی چہ هغه پیسنور کبھی ناست وی، هغه خپل Targets نہ شروع کوی نو سر، بیا زہ دا وایم کہ تاسو ئے Revive کرئی نو مونرہ تہ بہ نور ہم دیکبھی ڊیر زیاتہ فائدہ اوشی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ د یو خبری اجازت غوارم جی، د هغی نہ پس بہ ستاسو شکریہ چہ تاسو مونرہ تہ ڊیر زیات تائم راکرو جی۔ زما کم از کم مقصد د دے خبرو دا دے جی چہ زمونرہ صوبہ او زمونرہ د حکومت کارکردگی زیاتہ شی خو ما یوہ خبرہ نوبت کرپی دہ چہ اکثر زمونرہ د سپیج، زمونرہ د تجاویزو د پارہ Justifications زیات راشی، Justification زیات راشی او عمل پرپی نہ کیری۔ ریکویسٹ مو دا دے چہ مونرہ دا خبرہ، دا زمونرہ خپل حکومت دے جی، دا زمونرہ خپلہ صوبہ دہ، مونرہ غوارو چہ دے خبرو باندی، تجاویزو باندی لہ عمل اوشی نو انشاء اللہ تعالیٰ دا بہ ڊیر بنہ وی۔ ڊیرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان کامطلب یہ ہے کہ خالی ہماری تقریروں کو وقت کا وہ نہ سمجھیں، جو اچھی اچھی تجاویز آتی ہیں، وزیر خزانہ صاحب، پلاننگ، پی اینڈ ڈی والے سٹاف ذرا سن لیں، جو Viable چیزیں ہیں، جو اچھی تجاویز ہیں، ان پر عمل کرنا ایک اخلاقی ذمہ واری بنتی ہے۔ چائے کیلئے اور نماز کیلئے بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، تھینک یو، لیکن بیس منٹ سے زیادہ ٹائم نہ گزائیں۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے اور نماز کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میداد خیل صاحب، نصیر محمد خان میداد خیل صاحب، آپ بسم اللہ پڑھیں، ابھی ہال بھر جائے گا۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، جس وقت ہمارے انتہائی قابل احترام وزیر خزانہ صاحب اسمبلی میں بجٹ تقریر فرما رہے تھے، اس وقت تقریر کے دوران ہمیں دی گئی

اے ڈی پی کی کتاب میں اپنے بد نصیب ضلع کو اس طریقے سے میں ڈھونڈ رہا تھا جس طرح ایک بوڑھی خاتون اپنی بیٹی کے سر میں جوئیں ڈھونڈتی ہے۔ (تالیاں) بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے دو تین جگہ پر اس بد قسمت اور بد نصیب ضلع کا نام آیا۔ ایک وہ سکیم تھی جو پچھلے سال آپ کو یاد ہو گا کہ ایک یتیم خانہ ہمیں دیا گیا تھا، وہ Ongoing میں دکھایا گیا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ ہم تینوں ممبران صوبائی اسمبلی میں کسی کو بھی علم نہیں کہ وہ یتیم خانہ بن رہا ہے یا مہمان خانہ؟ اس کا کسی بھی تینوں ارکان صوبائی اسمبلی کو علم نہیں ہے۔ چونکہ آپ نے پہلے حکم کیا کہ وقت کی پابندی کیا کریں اس لئے اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے آپ کے توسط سے میں تعلیم کے شعبے کی طرف آتا ہوں اور تعلیم کے شعبے میں سب سے پہلے میں کیدٹ کالج زرک کا ذکر کرونگا جس کو دہشت گردی کی وجہ سے زرک سے نوشہرہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اور نوشہرہ میں گیارہ، گیارہ لاکھ ماہانہ کی بلڈنگز میں وہ کالج کھولا گیا۔ جناب سپیکر، افسوس صد افسوس (مداخلت) کیا جاری رکھوں تو، سنے بھی تو سہی کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداخیل: افسوس صد افسوس کہ جنوبی اضلاع کے ایک دور افتادہ علاقے سے کالج کو اٹھا کر ان سات اضلاع میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں پر یہ کالج بنا دیا جاتا اور اگر دہشت گردی کا ہمانہ بنا کر اس کو نوشہرہ لایا جا رہا ہے تو کیا نوشہرہ دہشت گردی کی زد میں نہیں ہے؟ دو سر جناب سپیکر، وفاقی حکومت نے لکی مروت کیلئے ایک کیدٹ کالج کی منظوری دی تھی اور اس کیدٹ کالج کو اس صوبائی اسمبلی اور اس صوبائی حکومت نے بھی اپنے ایجنڈے پر رکھا۔ آج سے تقریباً کوئی سات آٹھ سال پہلے یا پانچ چھ سال پہلے زمین کا انتقال ہو چکا ہے لیکن پھر ایک دفعہ میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی سے یہ گلہ کرونگا کہ اس حکومت نے اس کالج کو متنازعہ بنانے کیلئے اپنے ہی ایک صوبائی ممبر کے ذریعے سے اس کالج کو تبدیل کرنے کا منصوبہ بنایا اور ہمیں خدشہ ہے کہ اس وقت اس اسمبلی کے دو معزز حکومتی بچوں کے ارکان اس تنازعے میں اور اس کالج کے بنانے میں مختلف جگہوں پر سرگرداں ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایک طرف ایک ہزار کنال مفت اراضی دینے کے باوجود کالج کو کہیں اور لے جایا رہا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس ٹکراؤ میں خدا نخواستہ یہ بد نصیب ضلع اس کالج سے بھی محروم نہ کر دیا جائے۔ جناب سپیکر، اس میں دو خطرات ہیں کہ خدا نخواستہ ان دو جگہوں کے عوام کے درمیان ٹکراؤ نہ آجائے۔ اگرچہ اس وقت صوبائی حکومت کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے معاملہ عدالتوں تک پہنچ چکا ہے، جناب سپیکر، ہائر سیکنڈری اور ہائر



ایجوکیشن نے ایک کالج پیرزوکے نام پر بھی منظور کیا ہوا ہے اور کچھ عوامل اس وقت اسی کالج کو متنازعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میری آپ سے، اس اسمبلی سے اور محترم وزیر ہائر ایجوکیشن سے یہ درخواست ہوگی کہ خدارا اس کالج کو بھی متنازعہ نہ بنا دیا جائے اور متعلقہ ایم پی اے کو یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ عوام کے مشورے سے ایک مناسب جگہ پر اس کالج کی تعمیر کا فیصلہ کر لیں۔ جناب سپیکر، آپ کو یاد ہو گا کہ میرے حلف والے دن میں نے ایک درخواست آپ کے ذریعے اس اسمبلی سے کی تھی اور وہ باران ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ، باران ڈیم نہ صرف ایک منصوبہ ہے بلکہ یہ لکی مروت ضلع کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پچھلے دو ڈھائی سال سے التواء میں رہتے ہوئے ابھی اے ڈی پی میں Presentation to the PDWP کیلئے اس منصوبے کو رکھ دیا گیا ہے۔ پتہ نہیں یہ پی ڈی ڈبلیو پی کب منعقد ہوگی اور کب بنے گی اور آیا یہ منصوبہ اس حکومت کے نصیب میں ہو گا یا نہیں، اس کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جناب سپیکر، اے ڈی پی میں ایک اور چیز جو میری نظر سے گزری، اس کیلئے بھی میں نے درخواست پچھلے بجٹ سیشن میں کی تھی، وہ تھی رود کوہی کا نظام۔ بد قسمتی سے ہمارا ضلع بارانی بھی ہے، رود کوہی بھی ہے اور نہری بھی ہے۔ پانی کے حصول کیلئے تینوں چیزوں کا وہاں موجود ہونا، اے ڈی پی میں صرف دو اضلاع کو لیا گیا ہے اور لکی مروت کو ایک دفعہ پھر اس چیز سے نکال کے نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پر ہمارے وزیر صحت صاحب شاید اس وقت موجود نہیں ہیں، ایک ہسپتال سرائے نورنگ میں بنا دیا گیا ہے لیکن غیر تسلی بخش تعمیر کی وجہ سے محکمہ صحت اس ہسپتال کو لینے سے انکاری ہے۔ اگر اس سلسلے میں بھی حکومت اس پر متعلقہ ایم پی اے کے ساتھ بیٹھ کے ایک فیصلہ کر لے تو وہ عوام کیلئے بھی بہتر ہو گا۔ جناب سپیکر، پچھلے سال بھی میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: بڑا شارٹ کر رہا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان صاحب، میں آپ کو ایک مشورہ دوں گا۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: بڑا شارٹ کر رہا ہوں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، شارٹ کرنے کی بات اور ہے، وہ تو بہت مہربانی ہوگی لیکن جو مسائل آپ بیان کر رہے ہیں، وہ آپ تھوڑا سا ان افسروں کے ساتھ بیٹھ کر بھی کریں۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: ہم نے جی، کافی دفعہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جس طرح آپ ادھر اسمبلی فلور پر کہہ کر، آپ کا خیال ہے کہ یہ بس بول کے ہو گیا؟ ایسا نہیں ہوتا۔ جو ڈیم کا ذکر کرتے ہیں، پی ڈی ڈبلیو پی تو آپ مجھے یاد کرائیں، یہ انشاء اللہ ہو گا اور خالی اسمبلی فلور پر بولنے سے وہ مسئلے حل نہیں ہوتے، Follow up کریں گے آپ۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: سر، اگر آپ یہ بات کر رہے ہیں تو میرے پاس ریکارڈ میں موجود ہے کہ دو دفعہ محترم چیف منسٹر نے ڈائریکٹوریٹس ایشو کئے اور پھر بھی کچھ نہیں ہو رہا۔ اب جب چیف منسٹر کے ڈائریکٹوریٹس پر بھی عمل نہیں ہوتا تو ہم کس کے سامنے روئیں؟ تو ادھر ہی روئیں گے سر۔ جناب سپیکر، میں شیخ بدین کا ایک دفعہ ذکر کرونگا کہ پورے جنوبی اضلاع میں ایک پر فضا مقام ہے شیخ بدین، اس کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک ہمارے خلیفہ صاحب نے بجلی کا ذکر کیا تھا، ہمارے محترم انور سیف اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، جب ہمارے وفاقی وزیر پانی بجلی آئے تھے پیرو میں تو ہم نے یہ ذکر ان سے کیا تھا کہ اس وقت سیمینٹ فیکٹری کے پاس Excess بجلی ہے اور وہ واپڈا کو دینا چاہتی ہے، واپڈا والے لینا نہیں چاہتے تو یہ بھی میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر سیمینٹ فیکٹری پیرو کی بجلی لے لی جائے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا مائیک آن کریں لیکن آپ بجلی بل بھی دیتے ہیں کہ نہیں؟ ایسے ہی بجلی مانگ رہے ہیں، مہنگی بجلی۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: قیمتا لیں گے، ہم قیمت دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ تو 26 روپے پریونٹ دیتے ہیں۔

جناب نصیر محمد میدا خیل: 26 روپے یونٹ، اس وقت جو آپ کے ڈیزل اور بجلی کی پیداوار ہے، اس پر کتنی ہے؟ یہ بھی ذرا پوچھ لیں اور عوام کو کتنے پر حکومت، یہ تو حکومت کی اپنی غلطیاں ہیں یا حکومت کے اپنے منصوبے ہیں کہ وہ اس وجہ سے مہنگی لیکر عوام کو سستی دے رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ایک بات میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جس رات آپ اور ہم پی سی (ہوٹل) میں موجود تھے، آپ کے جانے کے بعد، کھانے کے دوران مجھے اطلاع ملی کہ میرے ٹیوب ویل واقع پارخیل میں دھماکہ ہو گیا۔ میں نے اسی وقت پولیس کو اطلاع دی، پولیس موقع پر پہنچی تو دوسرے دن ڈی پی او لکی، میں اور فوج کے افسران وہاں گئے۔ موقع دیکھا، فوج کے جانے کے بعد ایس پی لکی نے یا ڈی پی او لکی نے مجھے کہا کہ میں آپ کے گھر سے تفتیش شروع کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا وہ نوکر، جب میں تیسری جماعت میں پڑھتا تھا، میرے والد صاحب کے پاس یہ نوکر ہوا تھا، میں نے 55 سال کے ملازم کو پولیس کے حوالے کیا کہ اس سے شروع

کر اور تمہیں اجازت یہ ہے کہ مجھے بندے چاہیئے کہ یہ کہاں سے اور کیوں ہوا ہے؟ جناب سپیکر، یقیناً پولیس کی وجہ سے، میں ان کا شکر گزار بھی ہوں کارکردگی کی وجہ سے کہ وہ موقع پر آئے اور تفتیش شروع کر دی ہے، ان شاء اللہ کچھ بن جائے گا لیکن اس سلسلے میں جناب سپیکر، آپ کے نالج میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے کئی مروت میں اس وقت پولیس کی انتہائی کمی ہے، انتہائی کمی ہے، اگر حکومت اس طرف غور و حوض کر کے ضلع کئی مروت کے تھانوں کی تعداد اور پولیس کی تعداد اور انکی ٹرانسپورٹ کا غم کر لے تو اس کیلئے ہم حکومت کے شکر گزار ہونگے۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، ایک چیز جو میں آخر میں آپ کے توسط سے پورے ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت یہ ملک انتہائی خطرناک حالات سے گزر رہا ہے، اس وقت اداروں کا ٹکراؤ، صوبوں کا ٹکراؤ، عدالتی فیصلوں کا (عدم) احترام، قانون شکنی، کرپشن کی وجہ سے ہم تمام عوام لٹیرے بن چکے ہیں اور یہ تمام ذمہ داری اس اسمبلی پر، پنجاب، بلوچستان اور سندھ کی اسمبلیوں پر بھی عائد ہوتی ہے اور اسی طرح وفاقی حکومت کے زیر انتظام پارلیمنٹ پر بھی عائد ہوتی ہے، اگر خدا نخواستہ ان اسمبلیوں نے اس ملک کی تقدیر بدلنے کیلئے صحیح فیصلے نہ کئے تو مجھے خدشہ ہے اور میں اس وقت برملا یہ اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ خدا نخواستہ، خدا نخواستہ ہم اس ملک کی نعمت سے محروم نہ ہو جائیں اور ہم کسی اور کی غلامی میں نہ چلے جائیں۔ جناب سپیکر، میں آخر میں یہی ایک فقرہ عرض کروں گا کہ 'اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے'، اس ملک کی تباہی کی تمام تر ذمہ داری صوبائی اور قومی اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ممبران اسمبلیوں پر عائد ہوتی ہے (تالیاں) اور خدا نخواستہ اس وقت ہمیں نظریہ آرہا ہے کہ ہر بندہ دولت کے پیچھے بھاگ رہا ہے، ملک کی نہ فکر ہے، نہ پرواہ ہے، نہ احترام ہے اور اسی کی وجہ سے ہم خدا نخواستہ آج ٹکراؤ کی پالیسی پر، ٹکراؤ کی حد تک پہنچ چکے ہیں ہم۔ یہ آخر میں ایک فقرہ میں عرض کر دوں، اگر ان حکومتوں کا یہی رویہ رہا تو بڑے افسوس کے ساتھ میں ایک بار یہاں کھڑے ہو کر آخر میں یہی کہوں گا کہ انہوں نے تو صوبہ پختونخوا بنادیا، خدا نخواستہ ایسا نہ ہو کہ کسی دن ہم کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ صوبہ پختونخوا ہمیں نہیں چاہیئے، صوبہ وہی پرانا سرحد چاہیئے جس کی وجہ سے ان کو بھی تکلیف ہوگی لیکن اگر یہ ہماری تکلیف کا مداوا نہیں کرتے، (تالیاں) یہ ہماری تکلیف کو نہیں سمجھتے تو ہمیں بھی ان کی ایسی بنائی ہوئی باتوں سے اختلاف ہوگا۔ وَآخِرُ الدَّعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ انور سیف اللہ خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب، مجھے ایک منٹ اجازت دیں سر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میرے بھائی نصیر محمد خان میداد خیل صاحب نے جو بات کی ہے، اس سلسلے

میں میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔ منور خان کا مائیک آن کریں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ اس سلسلے میں تھوڑا میں، یہ ان کی بات اپنی جگہ پہ صحیح ہے کہ

یہ جو شیخ بدین کا علاقہ ہے، پہلے اکرم خان درانی کے ٹائم میں اس پر کافی کام ہوا تھا لیکن ابھی اس اے ڈی پی

میں اس کیلئے کوئی رقم نہیں رکھی ہے۔ Really، حقیقت میں سر یہ بڑی پر فضاء جگہ ہے، جیسے مری اور

نتھیا گلی کو لوگ جاتے ہیں، وہاں اس سیزن میں اگر آپ وہاں پر چلے جائیں تو وہاں بھی اسی طرح ماحول

ہو گا جیسے نتھیا گلی اور اسمیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: دوسری بات، دوسری بات یہ ہے کہ نصیر محمد خان صاحب نے کہا کہ کیڈٹ

کالج کیلئے زمین، کیڈٹ کالج کی زمین کی بات کر رہے ہیں سر، یہ دونوں جو Sites ہیں، یہ میرے حلقے میں

ہیں سر۔ پہلے جو ایک Site تھی جس کا نصیر محمد خان ذکر کر رہے ہیں، وہ بغیر ڈیپارٹمنٹ کے کسی نے وہاں

پہ نہ Feasibility کی، نہ کوئی Site selection کی، ابھی جب وہ سیکرٹری صاحب وہاں پر گئے، پرانی

Site بھی دیکھی تو وہاں پر انہوں نے کہ یہ Site feasible نہیں ہے۔ اب جو دوسری Site انہوں نے

Feasible کی ہوئی ہے سر، جیسے بالکل ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر، Newly District Head

Quarter ہے، مین روڈ ہے، وہاں پہ یہ کیڈٹ کالج بن رہا ہے تو میں یہ وضاحت کروں کہ پچھلی Site جو

تھی، نہ ڈیپارٹمنٹ نے Feasible کی تھی اور نہ ڈیپارٹمنٹ نے یہ ڈیمانڈ کی تھی کہ آپ زمین ٹرانسفر

کریں۔ ایک عام بندے نے اعلان کیا کہ میں ہزار کنال زمین فری دیتا ہوں تو میں یہ وضاحت کرنا چاہتا

ہوں کہ یہ جو Non feasible تھی، Feasible جو Site ابھی ہے، اس پر ابھی کام شروع ہے سر۔

تھینک یو سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی آنرزبل انور سیف اللہ خان صاحب۔

(تالیاں)

جناب انور سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ چار سالوں کے بعد آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں بھی کچھ عرض کر سکوں (تہقے) As they say better late than never، دیر آید درست آید، آپ کا شکریہ۔ میں جناب دو چار باتیں صرف بگٹ پر کروں گا لیکن اس سے پہلے میرے دو مروت بھائی، لگی مروت سے نصیر محمد خان صاحب اور منور خان صاحب نے کیڈٹ کالج کے بارے میں بات کی۔ سب سے پہلے تو میں منور خان صاحب کو ذرا ان کی Memory جو ہے، اس کو ذرا، ان کو یہ یادداشت تازہ کر سکوں کہ یہ کسی عام آدمی نے ایک ہزار کنال زمین نہیں Offer کی تھی، عام آدمی بیچارے کے پاس ایک ہزار کنال زمین نہیں ہوتی، یہ میرے بھائی سلیم سیف اللہ خان اس وقت سینئر تھے، وفاقی وزیر تھے، انہوں نے، جنرل مشرف اس وقت آیا تھا ڈیرہ اسماعیل خان میں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں علیزئی صاحب، اگر یہاں ہوں، ان کو یہ یاد ہوگا، وہ ڈیرہ اسماعیل خان میں کیڈٹ کالج بنانا چاہتے تھے تو وہاں کچھ زمین کا شاید مسئلہ تھا، ثناء اللہ خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، ان کو بھی اس کا علم ہوگا تو سلیم بھائی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم ایک ہزار کنال زمین دینا چاہتے ہیں، آپ مہربانی کر کے لگی مروت میں بنائیں، پسماندہ علاقہ ہے اور منور خان صحیح کہہ رہے ہیں، یہ ان کا حلقہ ہے لیکن افسوس مجھے یہ ہے کہ اگر یہ پبلک سکول ہوتے تو ان کو یہ چیز، یہ جو انہوں نے آج کہا، وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے سامنے بنانا چاہتا ہے، بھائی یہ چھوٹے بچے ہیں، یہ نوجوان، آپ ان کو کیوں سٹی میں لا کر اور ان کیڈٹ کالج بنانا چاہتے ہیں؟ یہ تو حسن ابدال کا جو کیڈٹ کالج تھا جناب، یہاں جنگل تھا، رزک میں آپ نے کیڈٹ کالج بنایا، یہ بچے جو ہیں، یہ کل آپ کی فوج میں جائیں گے، آپ کے سول سروسز میں جائیں گے، آپ کے پاکستان کے لیڈر ہونگے، ان کو ایک طرف رکھیں۔ ان کو اتنی جگہ دیں کہ وہ Riding کر سکیں، پریڈ کر سکیں، کھیلیں کو دیں وہاں پر اور معاشرے سے اس قسم کے لوگوں کو دور رکھیں۔ آج کل آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ چرس ہے، انفون ہے، ہیر وٹن ہے تو ان بچوں کو جتنا دور رکھیں اور وہ اتنا پر فضاء مقام ہے جناب، نیچے سے کرم ریور بہ رہا ہے اور بہاڑ ہے، آپ جائینگے تو آپ حیران ہو جائینگے، چیف منسٹر صاحب بھی میں افسوس کرتا ہوں کہ آج نہیں ہیں لیکن ہمارے سینئر منسٹر اور بڑے بھائی بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہ بڑے پر زور طریقے سے، یہ آج اس بارے میں اس اسمبلی میں میں کتنا ہوں کہ

دیکھیں ہمارے کئی مروت، ہم بھی اس صوبے کا حصہ ہیں، یہ ہمارا حق ہے۔ (تالیاں) جب ایک کالج ہمیں Sanction ہوا ہے، کیوں آپ آرہے ہیں، اس پر ہمارے چند دوست ہیں، اے این پی سے ان کا تعلق ہے، ہمارے سینیئر پارٹنرز ہیں، اس میں دیکھیں مفت زمین آپ کو ملی ہے، کل نیب آپ کو ہتھکڑی پہنائے گا، اگر آپ زمین خریدینگے، مفت زمین دی گئی ہے، اچھی زمین ہے، باقاعدہ اس پر Feasibility بنی ہے، آپ ریکارڈ بنائیں، میں بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ منور خان نے پہلے بھی یہ سوال اٹھایا تھا اور اس وقت رپورٹ گئی تھی کہ بڑی موزوں جگہ ہے تو اب پھر چیف منسٹر صاحب نے بھیجا، آپ کا ایجوکیشن سیکرٹری جو بھی ہے، انہوں نے کہا، یہ ہے وہ ہے، ایک Wishy-washy. But this land is free, for God sake, are we that rich that we should acquire more land? وہ آپ غریبوں پر وہ پیسہ کیوں نہیں لگاتے؟ کہ یہ آپ کو ایک زمین ملی ہوئی ہے، خدارا وہاں آکے کالج بنائیں، اس کو تنازع نہ بنائیں، اور یہ بن جائے گا اور یہ ہمارے ضلع سے چلا جائے گا اور وہ بہت بڑی، میاں صاحب! آپ بھی سن لیں۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): میں سن رہا ہوں۔

جناب انور سیف اللہ خان: ہاں آپ کا بھی اس میں ہاتھ ہے شاید (تالیاں اور قہقہے) کیونکہ میں نے اب آپ کو دیکھا۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا دیرہ بنہ خبرہ دہ چپی زما نوم ئے واغستو نو حق لرم چپی بیا جواب ور کرم۔

جناب انور سیف اللہ خان: او ضرور، ضرور جواب راکرئی میاں صاحب، چپی وخت راشی بیا بہ تہ ضرور جواب راکرپی۔ عرض می دا دے چپی دا لبرہ مہربانی وکرئی سپیکر صاحب! تہ خپلہ د دپی شی نوٹس واخلہ، ثاقب خان خہ قصی وکرپی، زہ د دوی Recommendations پرزور طریقہ سرہ تائید کوم، دا صوبہ پسماندہ صوبہ دہ، خیبر بینک دے، دا زمونر بینک دے، تاسو لبر صرف ہغوی نہ دا فگرز را او غواری چپی Deposits، د دپی صوبی پیسہ دوی سرہ Deposit دہ او دا Loaning دوی چرتہ کرمے دے، دا پیسہ استعمالیری چرتہ، Why don't we spend this money in our own Province? دلته کبنی ہم کارخانہ دار شتہ، دلته ہم بزنس مین شتہ، دلته ہم دکانداران

شته، دلته هم خلق شته چي هغوی ته وٺي په کم ریتس باندې تاسو خپل خلقو ته دا هغه قرضه چي ده نه ورکوي؟ تاسو قرضي په نورو صوبو کښي، هغه هم د پاکستان حصه ده، مونږ په دې خوشحاله يو خو هغه پيسه اول حق د دې صوبي د خلقو دے، وٺي چي هغه پيسه د دې صوبي د خلقو پيسه ده نو دا لږه مهرباني وکړي۔ جناب همایون خان! ته مشر ئي د خیبر بینک هم، ته زمونږ د فنانس منسټر ئي، نوجوان ئي ما شاء الله، ډیر بڼه بچت د پيش کرے دے، It was a balanced budget, it was a good budget او دې حالاتو کښي زه وایم چي د دوي به زه تعریف هم کوم، د حکومت به هم شکريه ادا کوم چي ډیر بڼه بچت ئے پيش کړو خوبعضي علاقې هغې کښي چي دي، هغه موبالکل، او دا جنوبي اضلاع چي دي، داسي دا نصير محمد خان خون خبره وکړه، نن خدائے مونږ ته تیل هم راکړل او مونږ ته ئے کيس هم را کرے دے، وٺي بشير خان نه ځي کوهات ته او اعلان نه کوي چي دلته پانچ سو ميگاوات پاور پلانټ لگوم، وٺي تاسو په واپدي باندې Depend کوي؟ تاسو سره کيس شته، ايک سو ملین کيوبک فټ کيس ورکړي، ايډورتائز ئے کړي، کارخانه دار، سرمايه دار رااوغواري يا خپله اولگوي۔ تاسو سره ايس ډي اے شته، تاسو سره نورې ادارې شته، خپله تاسو اولگوي، پانچ سو ميگاوات اولگوي، پوره د جنوبي اضلاع د بجلي مسئله مو حل کړه نو مهرباني اوکړي داسي دغه اوکړي چي خلق مويادوي چي دا يو بڼه حکومت وو، تعميري ډیر بڼه کارونه مويادوي دي خو بنيادي هغه دي، نن اوگوري د لوډ شيډنگ څه مسئله ده جي؟ کارخاني بندې دي، خلق په سرکونو رااوځي، د لاء اينډ آرډر ايشوز دي نو لږه مهرباني وکړي دې شي ته توجه ورکړي۔ تاسو هائيډل چي جوړوي نو په هائيډل به وخت لگي خو دا تهرمل اولگوي، 100 million cubic feet چي دے، ستاسو نن سبا پروډکشن دے Over 400 million cubic feet، يو 100 divert کړي، چي ديخوا اخوا ئے ورکوي خو خپله صوبه کښي ئے استعمال کړي کنه جي او که څوک بل څوک ئے نه لگوي نو بيا ما سره رابطه وکړي، بيا به ئے زه درته اولگوم۔ (تالیاں) بشير خان! Any time، نو اوس عرض دا دے جناب، يو بل هم عرض دے، اخري چي مونږه د لکي سيمنټ خبره نصير محمد خان وکړه، هغه صحيح وائي، هغوی سره

اضافی بجلی شتہ، 20 میگا واٹ دہ یا 30 میگا واٹ دہ کہ ہغہ تاسو ہم دلتہ نہ لہر سفارش و کپرو، کہ واپدہی تہ مو و کپرو نو کم از کم د لکی مروت مسئلہ خو بہ حل شی، کہ د نور صوبہی نہ کپری کم از کم د لکی مسئلہ بہ حل شی، نو لہر تاسو خپل لیول بانڈی لہر واپدہی تہ کہ جناب، دا او وایئ۔ قصہی خو ډیرې دی خو منور خان ہسپ زہ خفہ کرم، دغہ قصہ چہ دہ و کپرہ د کیدت کالج، بہر حال نورې قصہی ئے رانہ ہیرې کپری نو عرض دا دے چہ زہ اخر کبني د ہمایون خان، زمونہر نوجوان منسٹر فار فنانس او خپل نوجوان چیف منسٹر صاحب شکر بہ ادا کوم او جناب خاصکر ستاسو شکر بہ ادا کوم چہ You allowed me to drop a few points of wisdom او زہ د دې شی افسوس کوم چہ خلور کالہ تیر شو او تاسو زمانہ د Experience فائدہ وانگستلہ۔ پاکستان پائندہ باد۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکر بہ جی۔

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کو دینگے، موقع دینگے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: در کوم، ٲولو تہ بہ موقع ملاویری جی، خپل نمبر بانڈی بہ ٲولو تہ موقع ملاویری۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، بجلی کی بات ہوئی ہے، میں ذرا اس پر۔۔۔۔۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ کو ضرور ملے گا، ضرور اپنے نمبر پر ٹائم ملے گا۔ غلام محمد صاحب، غلام محمد صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، بس میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، ایک منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو ٹائم ملے گا، کل آپ کر چکے ہیں۔ ابھی ان کا بھی حق ہے نا، آپ اکیلے ممبر تو نہیں ہیں نا، آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو موقع دوں گا۔

محترمہ یاسمین ضیاء: سر زہ د دې کیدت کالج بارہ کبني یو خبرہ کوم، سپیکر صاحب۔



جناب سپیکر: بی بی! دا بجت سیشن دے، ستاسو چہ خپل تائم راشی بیا یو گھنتہ لگیا اوسہ۔

محترمہ یاسمین ضیاء: بیا بہ تقریر کوم خو اوس دا زما مشر دے، دوی خبرہ وکرہ، زہ یو منت غوارم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ در کوم جی۔ جی غلام محمد صاحب۔

محترمہ یاسمین ضیاء: سر، زہ یو خبرہ کوم نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی فلور دے دیا ہے۔ ایک ممبر کو جب فلور مل جاتا ہے، پھر ان کا احترام کریں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ یاسمین ضیاء خاتون رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اس بجت موضوع پہ بات کرنے کا۔ سب سے پہلے میں یہ کہوں گا، اپنے ہر دل عزیز وزیر اعلیٰ صاحب کو، اپنے نوجوان ہمایون صاحب کو، وزیر خزانہ صاحب کو، اے این پی اور پیپلز پارٹی کی مخلوط حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پانچواں بجت پیش کیا، یہ ہمارے لئے ایک خوش آئند بات ہے۔ جناب والا، میں صرف اتنا کہوں گا، لمبی چوڑی تقریر مجھے آتی نہیں، صرف اتنا کہوں گا، پاور / انرجی کے متعلق میں بات کروں گا، اس کیلئے اس بجت میں کوئی خاطر خواہ منصوبہ نہیں رکھا گیا حالانکہ جناب والا، ملاکنڈ ڈویژن جو ہے، وہ پانی جیسے قدرتی وسائل سے مالا مال ہے۔ اگر اس پہ توجہ دی گئی تو میں یہ سمجھتا ہوں، جناب والا، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، جناب والا، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، جناب والا، جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، جناب والا،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میری معزز رکن تھوڑا خفا ہو گئیں، ان کے پیچھے جرگہ بھیجنا تھا۔ آپ بولیں جی، بولیں، آپ بولیں۔

جناب غلام محمد: ملاکنڈ ڈویژن خاصکر چترال پانی جیسے۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ان کو آپ کیوں ناراض کرتے ہیں، ان کو آپ چھوڑتے، کم از کم اپنا بیان تو

کرتیں، آپ بھی زیادتی کر رہے ہیں نا۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، ذرا بیٹھیں، ان کو موقع دیں، ابھی یہ ناراض ہو جائیں گے۔

جناب غلام محمد: یار منور خان! Interference کیوں کر رہے ہیں؟ کل نگہت بی بی نے ایک چھوٹی بات پہ آسمان سر پہ اٹھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) ادھر ادھر، اس طرف۔ غلام محمد بھائی! اس طرف، اس طرف بولیں۔ خیر ہے تھوڑا تھوڑا چرسکا ہوتا رہے گا، آپ اس طرف بولیں۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر، مالاکنڈو ویٹن اور خصوصاً پتھرا پانی جیسی دولت سے، قدرتی دولت سے مالا مال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو چاہیے تھا کہ ہائیڈرو پاور سٹیشنز کی مد میں پاور اینڈ انرجی ڈیپارٹمنٹ کو کافی رقم مختص کرتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ جناب سپیکر، اگر اس فیلڈ پر توجہ دی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم چار ہزار یا پانچ ہزار میگا واٹ بجلی خالی پتھرا سے پیدا کی جاسکتی ہے، تو ایک یہ بات ہو گئی سر۔ دوسری بات، بجٹ 2008 بھی پیش کیا گیا، بجٹ 2009 بھی پیش کیا گیا، 2010-11 بھی پیش

کیا گیا، بجٹ 2013-14 بھی آگیا لیکن Implementation۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جلدی کریں آپ کا ٹائم ختم ہو رہا ہے، آپ ادھر ادھر دیکھتے ہیں۔

جناب غلام محمد: نہیں سر، پھر 2012-13 بھی آگیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب! آپ میری طرف خالی نہ دیکھیں۔ بات سنیں، آپ خالی میری طرف نہ دیکھیں، یہ سارا فنڈ ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہے، سارا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہے، ایک ایک بات کانوٹس لیا جا رہا ہے۔

جناب غلام محمد: سر، آپ ہمارے Boss ہیں، ہم آپ کی طرف ہی دیکھتے ہیں، جو مسائل ہوتے ہیں۔ جناب والا، بجٹ 2008 بھی آگیا، 2009 بھی آگیا، 2010-11/12 بھی لیکن Implementation کا جو مرحلہ آجاتا ہے، مثلاً ہمیں جو روڈ دیئے گئے تھے، ابھی تک وہ Incomplete ہیں، بجٹس اے ڈی پی سے بھی نکل گئے۔ نمبر ایک جو سکولز دیئے گئے تھے، وہ Incomplete ہیں، اے ڈی پی سے بھی نکل گئے، اے ڈی پی سے بھی نکل گئے تو جناب والا، تھوڑا اس پہ بھی کچھ فرض (ادا) کرنی چاہیے۔ جناب والا، دوسری طرف لواری ٹنل کا جو پراجیکٹ دو سالوں سے کھٹائی میں پڑا ہوا ہے تو میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ کم از کم فیڈرل گورنمنٹ سے یہ کیس Take up کرے کہ اس پہ کام کا آغاز کیا جائے۔ اس پہ ابھی تک چھ ارب روپے لگ چکے ہیں، 12 ارب روپے ابھی باقی اس پہ لگانا ہیں۔ ابھی تک اس کیلئے ایک ارب 20 کروڑ روپے فنڈ مختص کیا گیا جناب والا، اگر دس بارہ سالوں میں یہ سکیم

Complete ہوتی ہے تو کم از کم Escalation کی مد میں اور مہنگائی کی مد میں اس کے اوپر بہت سارا خرچہ آئے گا جو حکومت کی بساط میں نہیں ہوگا، اس لئے میں درخواست کرتا ہوں صوبائی حکومت سے کہ فیڈرل حکومت سے یہ کیس Take up کرے اور اس پروگرام کیلئے زیادہ سے زیادہ فنڈ مختص کرے۔  
جناب سپیکر: شکریہ جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ تولو نہ مخکبھی ہمایون خان یوزبردست شریف النفس خاندانی سرے دے او زمونہر خو خپلہ ډیر تعلق دے ورسره، حقیقت دا دے خو زہ بجهت د قانون پہ دائره کبھی زہ صرف د بجهت دا، چپی دهرشی د پارہ قانون دے۔ Provincial consolidated fund, Public Accounts، سالانہ بجٹ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی کو آئین کے آرٹیکل 118، 120 اور Khyber Pakhtunkhwa Budget Manual, 1999 کے تحت Regulate کیا جاتا ہے۔ Budget Manual 1999, para No. 9.4 مہیا کرتا ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام سیکٹر/سب سیکٹر وائز ہوگا، نیز Budget Manual, 1999 9.5، 9.8 مہیا کرتا ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام مندرجہ ذیل انفارمیشن پر منحصر ہوگا: اے ڈی پی نمبر، کوڈ نمبر، سیکٹر نمبر، لوکیشن۔ ترقیاتی سکیموں کی منظوری Lumping کی صورت میں نہیں ہوگی اور اس میں ترقیاتی سکیم بالکل صاف اور واضح ہوگی۔  
جناب والا، سالانہ ترقیاتی پروگرام 2012-13۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! پبنتو کبھی او وایہ، لبر پری زہ سپک کرہ۔

ملک قاسم خان خٹک: بالکل، دا بالکل ظاہروی چپی دا بجهت بالکل د آئین چپی دا کوم آرٹیکلز ما او وئیل او د Budget manual دا چپی کومہ پیرا ما او وئیلہ جی، دا زہ تاتہ کاپی در کوم او زہ ستا رولنگ غواړم پہ دې باندې۔ دا د آئین او د قانون دائره کبھی دنہ سپیکر صاحب! تہ ور کرہ، (دا خہ شو ہلکہ؟) دا ہغہ تہ دا Budget manual او د آئین آرٹیکلز تا سو پرهاؤ کرئی چپی دا بجهت بالکل خلاف قانون دے، تہول بجهت Priority Projects, Special Projects, Umbrella Project، دا تہول امبریلہ دہ، کم از کم ډسٹریکٹ وائز خو پکار و وکنہ، دا تہول ممبران اسمبلی، دا گناہنگار پہ دیکبھی شریک دی چپی دا بجهت دوئی راوری او دوئی وائی چپی دا بجهت دے، چا تہ دا پتہ نہ لگی، 2012-11 بجهت 31 مئی دا

اوس شپہ باندې چې کوم ظلم اوشو، چه ارب روپي Reappropriate شوې، د غريبو اضلاع ټولو نه پيسې يوې ضلعي ته لارې۔ ممبرانو! تاسو ته خلقو، قوم ووتونه درکړي دي، تاسو د خپلې حلقې پته وکړئ، ډير افسوس دے او زه په دې باندې رولنگ غواړم، سره د دې ټولو چې دا بجټ بالکل غير قانونی دے۔۔۔۔

مياں افتخار حسين (وزير اطلاعات): جناب سپيکر صاحب! ديکيني خو 11-12 نشته؟

ملک قاسم خان ننگ: 11-12، گوره 11-12 بالکل شته، دا اوس بجټ، چې کوم تير بجټ پيش دے نو دې سره څه حشر اوشو، آيا 2011-12 چې دا کوم حشر دې سره اوشو (ټالیاں) تاسو اوگورئ چې څومره Re appropriation شوے دے او کومو اضلاع نه کومو اضلاع ته دا پيسې Re appropriate شوې وې، آيا دا د اسمبلي نه منظوری اغستې شوې وه؟ اوس به دا تانه منظوری اخلي، د دې اسمبلي کوم احترام پاتې شو جناب والا؟ زه رولنگ غواړم په دې باندې او ته به ئے خا مخا په دې باندې ان شاء الله العزيز زما دا يقين دے چې ته به په دې رولنگ ورکوي چې آيا دا بجټ چې دا ما کوم آرټيکلز تاته او بنايل د دې تحت دا قانونی دے؟ يوه ډوبه خزانه ده چاته پته نشته، پسند او ناپسند چې چاته څوک څومره ورکوي، دغه کيني خو حزب اختلاف حزب اقتدار نشته۔ زه به تاته يو مثال درکړم جناب والا! چې اوس مخکيني مونږ Last ADP په هائي کورټ کيني چيلنج کړه چې مونږ ته پته اولگيده مونږ Comparative statement رااوغبنتو، ما ورته اووئيل چې جناب جج صاحب! Comparative statement رااوغواړه۔ د سکندر شيرپاؤ، ملک قاسم، غلام قادر خان ټانک، نصير محمد خان او ورسره حافظ اختر علي، بل طرف ته امير حيدر خان هوتي، مياں افتخار، ظاهر علي شاه اور همايون خان او بشير بلور رااوغواړه سر، چې پته ولگي چې په ايجو کيشن کيني Rooms هر ممبر ته يو يو، دوه دوه وي او يوې حلقې ته 51 Rooms وو، دا Rooms ما سره دا Comparative statement پروت دے، نصير محمد خان زما ورور دے، هغه گواه دے، دا ظلم دا ظلم، يوې حلقې ته، غريبې حلقې ټولې يو طرف ته رااونيولې، او ماته ډير افسوس په دې اوشو چې په دې بجټ تقرير کيني مو واؤريدل۔ خپله خاوره خپل اختيار۔ افسوس دا دے، باچا خان، الله د هډوکی په جنت کيني کړه، دا ستاسو پيروکار چې دا "خپله خاوره

خپل اختیار"، ما خو وئیل چې که دا نعره تاسو نه هیره وه، تاسو څنگه دا وایئ چې دا "خپله خاوره خپل اختیار" چې بجلي نشته ستا په صوبه کبني او پنجاب سره څه کيږي او تا سره څه کيږي؟ دا خپله خاوره خپل اختیار دے؟ دا ستا ټول معيشت، گوره جی، یوه هوا ده او یو اوبه دی چې دا د انسان د ژوندون د پاره ضروری دی او اوبه ټولې په بجلئ دی، چې بجلي نشته، ماته د دې اے ډی پی څه ضرورت دے، زه څه کوم چې ترقیاتی سکیم وکړم؟ بیا خو ژوندون نشته او اوبه ټولې په بجلئ، چې اوبه نشته نو ژوندون نشته او چې هوا نشته نو ژوندون نشته نو زه سر! دغه وایم چې ډیر افسوس دے چې خلق وائی چې "خپله خاوره خپل اختیار" (تالیان) گیس زما دے، گیس زما دے او مانه زیات په پنجاب کبني دے۔ جناب سپیکر! دا گپ نه دے گنی زه بیا دغه ټول حقیقت ظاهر ووم، ما سره دستاویزی ثبوت شته د هر څه، بیا به ئے زه داسې پاش پاش کړم۔ یو صرف زما خبرې ته دا توجه پکار ده چې جناب والا! نن زه د گیس زخیرونه ما مال مالیم او زه یو نوټس همایون خان ته دا ورکوم، په نوټس کبني ئے خبره راولم چې دا کوم 22 ارب او کوم کروړونه دوی وئیلی دی، دا پیسې بالکل کمې دی، مرکز مونږ سره دهوکه کړې ده۔ ده ته به یاد وی چې زه څه وخت قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان سره زرداری صاحب ته مونږه لارو، ده مونږ سره یو دوه میتینگونه کړی دی، سات ارب روپئ صرف گیس ډیویلپمنټ سرچارج کبني دی د دې صوبې، چې هغه به خصوصاً گیس پائپ لائن باندې لگی او زمونږ څه حال دے؟ 2006 کبني چې کوم زمونږ گیس شوه دے، د هغې نه بعد بیا د کرک ضلعے ته چې کوم دے گیس نه دے ملاؤ او دا کومې پیسې، چې دا کوم فنډز دے، I think دا مو یقین دے چې دا پیسې کمې دی۔ مونږه پیسې په چهیس ستائیس ارب نه Excede کوی گنی دا د بیا حساب وکړی، Re calculate د کړی۔ مخکبني دغسې شوی وو، ډاکټر اقبال فنا موجود دے، مونږ ته ئے دوه اربه روپئ کمې را کړې وې، بیا هغه مونږ بالکل په گوته کړې وې چې کوم دے او اوس زه دا وایم چې سات ارب روپئ خو زما گیس ډیویلپمنټ سرچارج دے او زما چې کوم پروډکشن دے، Increasing day by day او مونږ ته اوسه پورې دا

کومی پیسی چي ايبنو دې شوې دی، دا بالکل ان شاء الله العزيز، دا کمي دی۔  
جناب والا! دلته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب! دا دلته د فنانس زمونر کمیٹی شته، ته  
Written notice دې ته را اولیبره چي کوم خائے حساب کتاب کبني کمة راغلی  
وی نو په هغه کمیٹی کبني به ته موؤر ئي، تاسو به ئے Thrash out کری۔

ملک قاسم خان خٹک: تههیک شوه جي۔ دا مخکبني مونر سره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مخکبني خئي جي، مخکبني مخکبني۔

ملک قاسم خان خٹک: اوس دا خبره ده، دلته زمونر د بجت چي کوم انحصار دے،  
محصولات صرف زمونر دس پرسنت، I think نو دلته چي زه گورم 290 ارب  
روپي مونر ته متوقع دی او 303 ارب روپي زمونر اخراجات بنائي چي دا خلاف  
اصول دی، آمدن نه زمونر زیات اخراجات دی او Principle اصولاً پانچ پرسنت  
پیسی محفوظ پکار دی چي پاتې شی نو دوی د دې فرق واضح کری جي۔ ما ته  
ډیره خوشحالی ده چي نن زه په دې اے دی پی کبني گریتر واٹر سپلائی سکیم،  
مختلف د اوبو سکیمونه وینم او ماته ډیر افسوس دے چي په هغې کبني هغه  
علاقې چي په هغې کبني ولې بهیري، نهرونه بهیري خو کوم پسمانده علاقې چي  
دی چي چرته د اوبو ضرورت دے، زمونر کوهات ډویشن، کرک ضلع چي هم پانی کی  
بوند بوند کیلئے ترس رے ہیں مگر زمونر په دې گریتر واٹر سپلائی سکیم کبني هیخ قسم ته  
حصه نشته دے۔ زه دا حکومت ته درخواست کوم چي خدارا مونر ستاسو خلق یو،  
مونر د تاسو نه یو، زمونر ضلع هم، زمونر غریبي اضلاع، زما حلقه Specially  
اوبو ته ترسیري، دا شامله کری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریه۔

ملک قاسم خان خٹک: بله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږ مختصر کوئ، د ما بنام مونخ قضا کیري۔

ملک قاسم خان خٹک: ډیر مختصر کوم جي۔ د شمسی توانائی ذکر دلته شوی دے،  
گرین بلت، په دیکبني خو مونر نظر انداز یو، زه ریکویست کوم حکومت وقت ته

چي زمونڙو علاقه ڊپه ڊيڪيني شامله ڪري او بل جي افغان مهاجرين، چونڪه بنون ضلع او لڪي ضلع ڪيني افغان مهاجرين ڊي، ڊا مونڙو سره په باؤنڊري باندې ڊي نوڊا RAHA چي ده، ڊيڪيني مونڙو خلق چي ڪوم ڊي شامل شو، مونڙو دغه مهاجرينو نه دغه هومره نظر انداز يو او بل طرف ته ضلع ڪرڪ تعليمي لحاظ سره، ڊ نيلا م گهر ڪوئسچن ڊي چي هلته هغه سهوليات نشته، ڊ ڪرڪ ڊ تعليم شرح ڊ ڊي باوجود ڊيره زياته ده، زه طمع لرم چي ڪومو علاقو ڪيني اوسه پوري ڊ بچو تعليم نشته نو زه وزير تعليم ته درخواست ڪوم چي هغه لائق هلڪان چي هغه په تعليم ڪيني----

(رڪن اسمبلي، محترمہ ياسمين ضياء واک آؤٽ ختم ڪرڪه ايوان ميں واپس آگئیں)

جناب سپيڪر: يه ملڪ قاسم خان خٽڪ صاحب ڪي اچهي تجاويز ڪوڊر انوٽ ڪر لیں اور جو ممڪن هو اس پر عمل ڪيا جائے۔ خٽڪ صاحب! بله ورخ به بيا و ڪري ڪه خير وي۔

ملڪ قاسم خان خٽڪ: سپيڪر صاحب! ڊا اخري خبره ڪوم-----

جناب سپيڪر: ڪٽ موشن باندې به بيا و ڪري ڪنه۔

ملڪ قاسم خان خٽڪ: زه تاسو ته ريكويست ڪوم-----

جناب سپيڪر: ڊا بي بي خه وئيل غواڙي او ڊ ما بنام مونخ هم ڊي۔

ملڪ قاسم خان خٽڪ: يو منٽ جي، يو منٽ۔ بس شارٽ ڪوم ئي، ختموم ئي-----

جناب سپيڪر: گوره ڊا ٽولي ڪيلري خالي شوڀي، ٽول لارل، چاته ئي اوروي؟

ملڪ قاسم خان خٽڪ: سپيڪر صاحب! ڊ ڊوي ذمه ده چي ڊا واوروي او زمونڙو حق ڊي چي مونڙو ئي تاسو ته وڪرو-----

(تمت)

جناب سپيڪر: تههڪ شوه خو فرض مونخ ڊر نه قضا ڪيري، ٽول هاؤس نه مونخ قضا ڪوي۔

ملڪ قاسم خان خٽڪ: سر، مونخ به وڻي قضا ڪيري؟ يو منٽ ڪيني ئي ختموم، يو منٽ ماله را ڪري-----

جناب سپيڪر: مائيڪ آن ڪري ليڪن ايڪ منٽ ڪيلئ صرف۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زہ مشکوریم د حکومت وخت، پانچ پرسنت نہ زمونہر گیس  
رائلٹی دس پرسنت ته Increase شوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یعنی دغسپی بنہ خبری ہم کوہ نو۔

ملک قاسم خان خٹک: خوزہ دا ورسره وایم چہ زما کومہ Proposed draft policy  
دہ، هغه د اوکتلی شی چہ پہ هغی کبہی خومره Proposed وه او مونہر سره  
خومره، گورہ جی کہ زہ تیل درکوم، زہ گیس درکوم، ما ته اوبہ راکول خو خہ  
ډیره گرانہ سودا نہ دہ او بلہ خبرہ دا کوم، لکہ خہ رنگ چہ نصیر محمد خان  
اووئیل چہ کالج درزمک نہ راخی او نوشهرہ کبہی جویری، کرک، کوهات،  
بنون دا تولی ضلعی پہ دہ باندہی پاس کیوری، زہ تابعداریم، زمکہ ورکوم او  
دا کالج درکک ته راورلے شی۔ بلڈنگ ورکوم ان شاء اللہ العزیز دا د جنوبی  
اضلاع کالج دے او دا جنوبی اضلاع پہ حق باندہی ډها کہ دہ چہ هلته نہ دلته  
راخی۔ هغه خلقو سره ظلم دے او دیکبہی د هغه خلقو بچی داخل دی جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ جی۔ یا سمین ضیاء بی۔

ملک قاسم خان خٹک: او ورسره ورسره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یا سمین ضیاء بی، یا سمین ضیاء بی۔

محترمہ یا سمین ضیاء: مہربانی جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر بولیں کیونکہ سب کی نماز قضا ہو رہی ہے۔

محترمہ یا سمین ضیاء: ډیره مننه جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ کل بولیں گی، کل کیلئے خیر ہے ابھی۔

محترمہ یا سمین ضیاء: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو ډیره شکر گزارہ یم چہ دلکی  
مروت هغه غتہ مسئلہ چہ دلته را اوچتہ شوہ او زما ډیر معزز ممبرانو پہ هغی  
باندہی خپلہ خپلہ خبرہ وکرہ۔ دلکی مروت نمائندہ Elected خو نہ Reserved  
سہی خوزہ د خپلی علاقہ پہ حوالہ سرہ دا خبرہ کوم چہ منور خان صاحب دلته  
کوم Picture پیش کرو، هغه بالکل Hundred percent صحیح دے، هغی کبہی  
هیخ ہم داسی خبرہ نشته دے۔ دا یو سائیت وو چہ هغه اسلم خان عیسیٰ خیل دے



او هغه زمونږ ډير معزز ركن، ډير معزز او ډير با اثره ووتېر به ورته اووايم، سپورتېر به ورته اووايم چې، زه دلته دا وايم چې دا د چا د ذاتياتو خبره نه ده، دا د چا په سنگ خبره نه ده، دا د چا د ذات خبره نه ده، دا هغه دوه سائټس وو، يو سائټ چې كوم دے، كوم چې دلته زمونږ معزز ركن د هغې په باره كېنې ډيري جذباتي خبرې وكړې او زمونږ د مشرانو ئے خصوصي طور نومونه ئے واخستل، اول خوزه هغه Condemn كوم او دا خبره كوم چې د پنجاب باؤنډرئ باندې چې كوم سائټ وركړے شوه دے په خپله مخه باندې، بغير د ډيپارټمنټ د غوښتنلو نه، بغير د فزيبلټي رپورټ نه، بغير د سروے، نن چې كله د 70 كروړ پراجيكت د شپيتو كالو بعد لكی مروت ضلعې ته، هغه محرومې پسمانده ضلعې ته راغلو نو هغې باندې خلقو دا طريقه كار وكړو چې هغه كوشش كوي چې هغه ړنگ شي۔ سپيكر صاحب، دا بل سائټ چې كوم دے، دا په آبا خيل كېنې دے او بالكل ډسټرڪټ هيد كوارټر دے او مفت زمكه ده او دواړه انډس هائي وے او جي تې روډ دواړو باندې په دا سائټ پروت دے۔ دلته ايجو كيشن سيكرټري صاحب شته دے چې هغه Personally تله دے او هغه سائټس ئے كتلي دي او دواړه سائټس آباد دي چې هغوی دا وئيلي دي چې نن سبا په دې وخت كېنې چې د سيكرټري دومره مسئله ده د پنجاب باؤنډرئ باندې، زمونږ هغه خپل بچي به څنگه Secure وي، هغوی ته به تحفظ څوك وركوي؟ او بيا هغه قصه چې په دوه كاله كېنې به هم صفا نه شي، هغې باندې به يو پراجيكت څوك جوړوي؟ نو دا د ايجو كيشن هغه خپل يو رپورټ او فزيبلټي نه بعد، دا سائټ آبا خيل په دې باندې يو مفته زمكه ده، په دې باندې دا Suggested دي چې دا به دغلته جوړېږي۔ جناب سپيكر صاحب! زه دا خبره كوم چې لكی مروت ډيره محرومه ضلع ده، ډيره پسمانده ضلع ده، په شپيته كاله كېنې چا څه نه دي راوړي، په تيرو پينځو كالو كېنې هم چا يو سكيم ورته نه دے راوړے، مهرباني د اوشی په دې باندې د دغه شان د ذاتياتو هغه سياست نه كيږي چې خپل ووتېر، سپورتېر پرې خوشحالوي بلكه هغه محرومې علاقې ته د اوكتلې شي چې هغه بچي چې دا سنټر په هيد كوارټر كېنې جوړ شي۔ جناب سپيكر! دا كرك به هم ورته راځي، دا بنون به هم ورته راځي، دا لكی مروت به هم ورته راځي، دا ټانك به هم ورته راځي، دا

ڊيره اسماعيل خان نه، كه د پنجاب په باؤنډرئ باندې ئے جوړ كړى چې سبا زما بچى دغه شان راځي لكه څنگه رزمك والا ته نن پريشانه يو چې هغوى ته به د سيكورټي څه كوؤ؟ ځكه مهربانى د و كړى، دا غټ پراجيكت دے، ستر كروړ روپئ دى او دا د اے ډى پى سكيم دے چې څنگه دې كال په اے ډى پى كينې كيدت كالج دے، دغه شان په اے ډى پى كينې تيره كالج وو چې زما مشرانو، زه د خپل مشر اسفند يار ولى خان، زه د خپل مشر صوبائى چيف منستر امير حيدر خان هوتى صاحب، زه د خپلو مشرانو مياں صاحب، زه د خپل مشر بشير بلور صاحب، د دې ټولو شكر گزاره يم چې لكى ته ئے دا سكيم راكړو او نن پكار ده چې په دې باندې فوري طور كار شروع شى۔ (تالیاں) او زه دلته اپيل كوم چې كه څوك خلق ركاوتونه جوړوي، مهربانى د و كړى د مروتو خلقو د خپلې نه د، هغه بچو نه د دا شے نه او باسى ځكه چې ستر كروړ روپئ چې راشى، هغې سره نور ډير هم څه راځي، څوك به هوټل جوړ كړى، څوك به نور څه كوى، تيرانسپورټ به راشى نو دغه يو مهربانى وه تاسو ته او ستاسو هم ډيره شكر گزاره يم او د خپلو مشرانو هم ډيره شكر گزاره يم۔ ډيره مهربانى۔

جناب سپيكر: شكريه۔ نهين ابھي آج نهين، آج نهين، نماز كا قائم قضا ہو رہا ہے۔ ميں اس سلسلے ميں اتني بات كروں گا، اگر يه اتنا پرا نا قصه ہے تو آپ اس موجوده نسل كيلئے اس پر جتنا جلدى ممكن ہو، كام شروع كرين كيونكه آپ كے بعد ہمارے ادھر پشاور كے قريب ايک بنجر زمين ہے، ايک كونه ميں پڑى تھى، 2008 ميں كام شروع ہوا، 2009 ميں كام Complete ہوا، اس كے بعد دو سال، ابھي كيدٽس اس سے نكلے هيں اور آپ اس طرح لڑتے جھگڑتے رہيں گے كه ادھر بنايں ادھر بنايں، ادھر بنايں ادھر بنايں۔ يه آپ اپنے ضلع كے ساتھ كوئى بهى وه نيكي نهين كر رہے هيں بلكه الٹان بچوں كے ساتھ ظلم كر رہے هيں، اس لئے آپ اس ظلم سے اجتناب كريں۔ The Sitting is adjourned till 05:00 pm of tomorrow afternoon، جو بھائى ره گئے هيں، ان كو كل ضرور موقع ملے گا۔ شكريه۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 14 جون 2012ء بعد از دوپہر پانچ بجے تک كيلئے ملتوى ہوگيا)